روئیداد مناظرہ فنڈر

اہل سنت اور اہل تشیع

محرم 1348ھجری

بمقام فنڈر سیالکوٹ

"تحفہ شیعہ"

مرتبہ

مولوی سید محمد نور اللہ شاہ نور سیالکوٹی

بن

مولوی سید محمد چراغ شاہ سیالکوٹی

وطن۔ بکوبن تحصیل و ضلع گجرات

سید محمد عبد اللہ قادری

چک ۱۵ شمالی ڈاکخانہ چک ۵ منڈی بہاؤالدین

مملوکہ سید محمد عبد اللہ قادری ابن سید نور محمد قادری

بن سید نور محمد قادری

چک نمبر ۱۵ شمالی ضلع گجرات منڈی بہاؤالدین

تحریر: سید محمد عبداللہ قادری

حضرت مولوی سید محمد نور اللہ شاہ سیالکوٹی:

مولوی سید محمد چراغ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے ہاں ۱۸۶۳ء میں محلہ کشمیری سیالکوٹ شہر میں پیدا ہوئے۔ درس نظامی کی ابتدا شمس العلماء مولوی سید میر حسن سے کی۔ اور برادر بزرگ مولوی حافظ سید محمد عبداللہ شاہ سے بھی پڑھا۔ تکمیل پنجاب کے مشہور فاضل مولوی نور الدین چکوڑی شریف ضلع گجرات سے کی۔

سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث زمان قاضی سلطان محمود قادری آوان شریف ضلع گجرات کے مرید و خلیفہ مجاز تھے۔ ان کے سفر و حضر کے ساتھی تھے۔ فارسی اردو، پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ تاریخ گو بھی تھے۔ حضرت قاضی صاحب علیہ الرحمۃ کے مناقب، شجرہ جات لکھے۔ ۱۹۲۰ء میں چشمہ نور کے نام سے کتاب شائع ہوئی۔ جس میں سید نور اللہ شاہ صاحب کے علاوہ قاضی صاحب کے دیگر مریدین کے مناقب، شجرے شامل ہیں۔

ماہ محرم ۱۳۱۸ھ میں۔ ھنڈر نامی ایک گاؤں ضلع سیالکوٹ میں اہل تشیعہ اور اہل سنت و جماعت کے درمیان ایک مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ کی روئیداد۔۔۔ مولوی سید محمد نور اللہ شاہ صاحب نے مرتب کی بنام "تحفہ شیعہ" ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کی تاریخ مولوی غلام حسین ساہووالہ سیالکوٹ نے کہی ہے جو ۱۳ اشعار پر مشتمل ہے۔ تحفہ شیعہ سیالکوٹ شائع ہوئی تھی۔

مولوی صاحب خوش بیان واعظ اور مناظر تھے۔ آپ کے ہمعصروں میں حضرت علامہ محمد اقبال ولد شیخ نور محمد سیالکوٹی، منشی میراں بخش جلوہ، حکیم خادم علی روڈس والے

چودھری غلام محمد غوث صحرائی [مصنف مثنوی صحرائی] حافظ محمد فاضل قادری صاحب ڈھانگری شریف آزاد کشمیر وغیرہ شامل تھے

آپ سیالکوٹ شہر میں "مسجد قصاباں" کے خطیب رہے۔ شہر میں جتنی مذہبی محافل ہوتیں تو آپ اکثر ان میں شریک ہوتے۔ محافل میلاد شریف (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں شریک ہوتے اور تقریر بھی فرماتے۔

جب آپ اپنے پیر و مرشد حضرت قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمۃ کے ہاں آوان شریف تشریف لے جاتے تو حضرت قاضی صاحب کی زندگی میں اور بعد میں بھی واعظ فرماتے تھے۔

آپ ۸۶ برس کی عمر میں ۱۹۷۸ء میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔

حضرت امام سید علی الحق علیہ الرحمۃ کے دربار شریف سے ملحقہ قبرستان میں محو استراحت ہیں۔ ممدوح سید نور اللہ شاہ صاحب کی ایک بیٹی سیدہ غلام فاطمہ تھیں جو حضرت سید رسول شاہ صاحب ساکن بڈھا گورائیہ ضلع گجرات سے بیاہی ہوئی تھیں۔ حضرت سید رسول شاہ صاحب ۵۸ برس تک انجمن اسلامیہ سیالکوٹ سے وابستہ رہے۔ ۸۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ اسلامیہ اسکول میں اسلامیات و فارسی کے استاد تھے انجمن کی مسجد کے پیش امام تھے۔ عیدگاہ میں امامت کے فرائض ادا کئے۔ آپ کی چھ بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔ سید بشیر حسین، سید نذیر حسین۔ پوتے سید زاہد حسین، سید ساجد حسین ابنائے سید بشیر حسین۔ ڈاکٹر سید علی عثمان، سید وجیہ الحسن ابنائے سید نذیر حسین۔

پاکستان کے نامور محقق و نقاد و ماہر اقبالیات سید نور محمد قادری بن حافظ سید محمد عبداللہ شاہ بخاری قادری آپ کے حقیقی بھتیجے تھے۔ راقم الحروف (سید محمد عبداللہ قادری) کو سید نور محمد قادری سے نسبت فرزندی ہے۔۔

سید محمد عبداللہ قادری عفی عنہ
۳/مئی/۲۰۲۰ء

تحفۂ شیعہ - مرتبہ مولوی نور اللہ صاحب

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکاں کند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد ہر خاص و عام پر بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ سید جہنداں شاہ ساکن موضع فندر
جناب مولوی حافظ محمد سلطان و جناب مولوی سید نور اللہ شاہ کیخدمتمیں ۱۲ ماہ پوہ سمت ۱۹۶۲ کو حاضر
ہو کر بیان کیا کہ ہمارے گاؤں میں بعض اشخاص گروہ شیعہ میں سے ہمکو کہتے ہیں کہ تمہارا مذہب یعنی اہلسنت
کا باطل ہے اور ہمارا مذہب حق ہے اور کئی برائیاں اہل سنت کے مذہب کی بیان کرتے ہیں اور
ہم لوگ بے علم ہیں لہذا نمبرداران موضع فندر و موضع بہادر خاں وغیرہ نے ہمکو آپ صاحبوں کی خدمتمیں
روانہ کیا ہے واسطے تحقیق مذہب حق اور فریقین کو جو مسائل متنازعہ فیہا ہیں اور ہمارے اور انکے درمیان
ہو کہ ۱۵ ماہ پوہ کو ہم کوئی اپنا عالم لاوینگے اور تم بھی اسی تاریخ میں کوئی اپنا عالم لاؤ - لہذا آپ صاحبان
کو چاہیئے کہ میرے ساتھ ہمارے گاؤں میں اس کام کیلئے تشریف لیجاویں چنانچہ دونوں مولوی صاحبان
مذکورین ۱۴ ماہ پوہ کو موضع بہادر خاں میں وارد ہوئے - اور پندرہ ۱۵ ماہ مذکور کو قریب
دو صاحب معہ صاحبزادہ صاحب عادل شاہ ساکن چورہ شریف جو پیشتر وہاں آئے ہوئے تھے میدان میں
نکلکر واسطے مناظرہ کے گروہ شیعہ کو بلایا مگر انمیں سے کوئی نہ آیا - پس تینوں صاحبوں نے یکے بعد دیگرے
یعنی مولینا مولوی حافظ محمد سلطان صاحب و مولوی سید نور اللہ شاہ صاحب و حضرت عادل شاہ صاحب
مذہب شیعہ کا بطلان اور اپنے مذہب کا حق ہونا با دلائل لوگوں کو سنایا پس ظہر کے قریب اسمعیل سرگروہ
شیعیان موضع فندر مجمع مسلمین میں آکر ایزاد تاریخ مناظرہ کا خواہاں ہوا - اور عذر کیا کہ آج ہماری
طرف سے کوئی مناظر نہیں اسکو معاف فرماویں - پس صاحبزادہ صاحب مذکور نے اس سے دریافت کیا کہ آج
کے واسطے وعدہ سے آپ لوگ خلاف کرکے کاذب ٹھہرتے ہیں یا نہیں تو وہ اپنے خلاف وعدگی و کاذب
ہونے کے انکار کی صورتیں ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا رہا مگر آخر کو جب قرآن شریف اسکے سر پر رکھکر
اس سے دریافت کیا گیا تو وہ مقر ہوا کہ بیشک ہم لوگ آج کے واسطے وعدہ سے جھوٹے ہوگئے ہیں
الغرض بعد خط و کتابت فیمابین اور گفتگو بہت کے ۲۶ ماہ محرم ۱۳۲۳ مناظرہ ثانیہ کیلئے تاریخ مقرر ہوگئی
اور دو مسئلے متنازعہ فیہا قرار پائے **اول** یہ کہ شیعہ لوگ اصحاب ثلاثہ کا کافر ہونا نعوذ باللہ من ذلک
ثابت کرینگے اور اہلسنت انکا مومن کامل الایمان ہونا پایہ ثبوت کو پہنچاوینگے دوم یہ کہ شیعہ لوگ

ثابت کرینگے۔ اور اہلسنت اُنکا مومن کامل الایمان ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچائینگے دوم فدک کے مقدمہ میں
بابت غصب اور عدم غصب اُسکے کے تحقیق کیجائیگی اور مناظرہ کیلئے چند شروط بھی قید تحریر میں آئے جنمیں سے
دو شرطیں بڑی یہ تھیں ۱ ایک یہ کہ محض استدلال میں آیات قرآن مجید اور کتب مسلمہ فریق مخالف کی عبارات
پیش کرنی ہر فریق کا ذمہ ہوگا (۲) یہ کہ ہر فریق اپنے مذہب کی کتابیں فریق ثانی کو مناظرہ کے وقت
بمجرد طلب کرنے اُسکے کو دیگا۔ چنانچہ یہ سب کچھ قید تحریر میں آکر اور بانیان کے انگوٹھے
تحریروں پر لگاکر وہ تحریریں ایکدوسرے کے حوالے کی گئیں تاکہ حاجت کیوقت کام آویں۔
غرضیکہ حسب استدعا مولوی نور اللہ شاہ صاحب مولوی صاحبان اہلسنت جنکے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں
تشریف لاکر باعث افتخار جلسہ مناظرہ ہوئے رئیس المتکلمین حافظ محمد سلطان صاحب سیالکوٹی صمصام اہلسنت مولوی
سید محمد غوث صاحب سکھو چک ضلع گورداسپور مولوی حافظ محمد سعید صاحب باجڑہ۔ مولوی سید گلاب شاہ صاحب گلانوالہ
حکیم مولوی غلام حسین صاحب ساہووالہ علاوہ انکے حسن اتفاق سے مولوی محمد سلیمان از گھوکا مولوی ابوشاہ
سبز پیری مولوی غلام قادر صاحب چک پنڈوریاں بارو غیرہ وغیرہ بھی رونق افروز ہو گئے فریق مخالف
کی جانب سے مولوی باقر علی صاحب مجتہد بٹالوی و حکیم محمد علی لاہوری وغیرہ وغیرہ آگئے۔ ہر دو فریق نے مناظرہ
کیلئے اتفاق دلسے ایک نہایت وسیع میدان تیار کیا۔ جسمیں اہل سنت جماعت تو ۸ بجے دن کے حاضر
ہوگئے مگر اہل تشیع کے دلوں پر کچھ ایسا رعب طاری ہوا کہ بصد مشکل ۱۲ بجے کے قریب پہنچے چونکہ
فریقین سے شرائط مناظرہ میں پہلے ہی مقرر ہو چکا تھا کہ گفتگو صرف اصحاب ثلاثہ و باغ فدک کے
متعلق ہوگی علمائے شیعی ان حضرات کے ارتداد و کفر کا بیّن ثبوت دینگے اور اہل سنت بدلائل قاطعہ انکا
ایماندار اور صحابی ہونا روز روشن کی طرح ظاہر کرینگے ثبوت میں قرآنی آیات و کتب مسلمہ خصم پیش ہونگی فریق
مغلوب کو فریق غالب کے مذہب کا اتباع لازم ہوگا اور مغلوب وہی سمجھا جاویگا جو جواب دینے سے عاری ہو جاوے
معلوم کرنا چاہیئے کہ اہل سنت کی طرف سے مناظر مولوی محمد سلطان صاحب اور معاون اونکے مولوی محمد غوث
صاحب تھے اور اہل شیعہ کی طرف سے مناظر مولوی باقر علی صاحب بٹالوی اور اُنکے معاون مولوی محمد علی لاہوری تھے
اور ہر مناظر کی تقریر کا ۱۵ منٹ وقت مقرر کیا گیا تھا۔ الغرض خط و کتابت تو مولینا مولوی سید نور اللہ شاہ
صاحب کے ساتھ تھی شاہ صاحب کے پیرو کئی کام تھے کتابوں کا لانا یعنی جو فہرست دوسرے فریق نے دی تھی کہ اپنی پاس سے
اہلسنت میں جو شیعہ لوگ علمائے ثلاثہ کا کافر ہونا ثابت کرینگے یہ کام بڑا دشوار تھا جہاں جہاں تک ملا لاہور امرتسر گجرات بہت
تکلیف

او ٹھاکر ہم پہونچائیں اور جو کتاب حافظ صاحب کے پاس تھی وہ بھی لی گئی۔

الغرض جب گروہ اہل شیعہ میدان مناظرہ میں آنکر فضول باتوں میں وقت ضایع کرنے لگے تو مولوی حافظ محمد سلطان صاحب نے گفتگو کا سلسلہ شروع کیا اور پابندی وقت کی ضرورت بیان فرمائی جس کے جواب میں باقر علی صاحب نے کہا کہ وقت کی پابندی کا حکم کس آیت سے ثابت ہے۔ جناب مولوی حافظ محمد سلطان صاحب نے فرمایا نماز اور روزہ اور احکام دین میں کہیں پابندی وقت حکم خداوندی سے ملحوظ رکھی گئی ہے۔ بعد اُسکے اسکے جواب میں مولوی سید محمد غوث صاحب سکھو چکی نے کہا کہ آپ وقت کی پابندی پر کیوں اصرار کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے سوا مناظرہ ہونا محال ہے۔ باقر علی نے کہا کہ میں آپ سے بات نہیں کرتا۔ مولوی سید محمد غوث صاحب نے پوچھا۔ کیوں صاحب مجھ سے بات کرنے کی ممانعت کس آیت سے نکلتی ہے۔ ذرا بیان تو فرمائیں۔ باقر علی حیران ولاجواب ہوگئے۔ اہل سنت جماعت کا مجمع ۸ ہزار سے کم نہوگا۔ گروہ شیعہ کی تعداد کا صحیح طور پر اندازہ معلوم نہیں۔ میدان مناظرہ میں مہاراج جموں کی جانب سے پولیس و رسالہ کے سپاہی وانسپکٹر و تحصیلدار وغیرہ افسران پولیس نے قابل تحسین انتظام کیا ہوا تھا۔ کہ سوائے مناظر و معاون کے جانبین سے کسی کو گفتگو کرنے کی اجازت ہی نہ تھی۔ پس حافظ صاحب نے فرمایا کہ جس مسئلہ کے متعلق گفتگو مقرر ہو چکی ہے۔ اوسی کا ذکر کرنا چاہئیے تو مولوی باقر علی شیعی نے اصحاب ثلاثہ کے کفر و ارتداد پر تقریر شروع کی جو ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ اُمید ہے کہ حضرات با انصاف اس تقریر سے مولوی باقر علی کی علمی لیاقت کا خود ہی اندازہ کر لیں گے کہ آپکو یہ بھی معلوم نہیں کہ وعوے کس کو کہتے ہیں اور دلیل کس جانور کا نام ہے

(تقریر باقر علی) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ ترجمہ۔ سوا اسکے نہیں ایماندار

[1] مولوی باقر علی صاحب کا آیت انما المؤمنون الذین امنوا کی تفسیر میں شروع تقریر [illegible]

وہی ہیں جو اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب ہوتے ہیں ساتھ
اُس کے اوپر کسی کام جمع ہونیوالے کے نہیں جاتے جبتک نہ اجازت لیں اس
سے سو چونکہ اصحابہ ثلاثہ جنگ اُحد و خیبر میں سے بھاگ گئے اسلئے وہ ایماندار
نہ رہے مگر حضرت علی مرتضی علیہ السلام رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں ثابت
قدم رہگئے تھے اور کافروں پر بڑے زور شور سے ذوالفقار کو ہاتھ میں لئے ہوئے
حملے پر حملہ کر رہے تھے یہانتک کہ خدا نے اُنکی تعریف میں فرمایا ہے لا فتی
الا علی لا سیف الا ذوالفقار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باوجود
اس کے کہ آپ کا خلق مبارک عظیم تھا جیسا کہ آیت اِنَّکَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیم
سے ظاہر ہے لیکن پھر بھی ثلاثہ پر سخت ناراض اور خفا ہوئے چنانچہ انہی کی
کتابوں میں لکھا ہے دیکھو روضتہ الصفا اور حبیب السیر اور تاریخ ابوالفدا وغیرہ غرض
اس آیت سے ثلاثہ کا کفر ثابت ہے دوسری آیت سورۂ منافقون میں ہے
اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ یَشْہَدُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی زبانی تو منافق لوگ یہی
کہتے تھے کہ بیشک محمد اللہ کا رسول ہے مگر خدا فرماتا ہے یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاہِہِمْ مَا
لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ یعنی یہ لوگ اصحاب ثلاثہ اپنے مونہوں سے وہ باتیں کہتے ہیں
جو اُنکے دلوں میں نہیں۔ مطلب یہ کہ خلفا ثلاثہ کا ایمان منافقانہ تھا۔ چوتھی آیت
وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَ نِ انْفَضُّوْا اِلَیْہَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا اور جب دیکھتے ہیں
سوداگری اور کھیل تو بھاگ جاتے ہیں تجھے چھوڑکر اسکی تفسیر میں اہل سنت کی
معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ جمعہ کے خطبہ میں سے ثلاثہ حضرت کو اکیلے چھوڑکر چلے گئے
تھے اور علی ساتھ رہگئے تھے چنانچہ بخاری میں یہ ذکر موجود ہے۔ اور مرض الموت میں
رسولخدا صلعم نے فرمایا ائتونی بقرطاس و دوات[1] تو عمر مانع ہوا بلکہ کہا کہ

[1] واضح ہو کہ قرآن شریف میں وتر کوک ہے مگر باقر علی نے کاف خطاب اسوقت نہیں پڑھا
اور اور غلطیاں بھی اس آیت میں کیں[2] دوات کے لفظ کو بھی اس حدیث میں زیادہ کر دیا ہے
باقر علی صاحب کا کلام ہے۔ اور کلمہ تبرع سے لکھا گیا ہے ہمارا قصور اسمیں کچھ نہیں ۱۲ نور اللہ عفی عنہ

(۲) حاشیہ صفحہ ۵ پر ہے۔

حضرت برقرار ہے ہیں جو اس کا جانہیں حَسبُنَا کِتَابُ اللہِ اور باغ فدک حضرت فاطمہ علیہ السلام سے ابو بکر و عمر نے چھین لیا اور بی بی فاطمہ کو دکھ دیا اور ان کی بخاری میں حدیث ہے فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي مَنْ اٰذَاهَا فَقَدْ اٰذَانِي وَمَنْ اٰذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللہَ یعنی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو دکھایا اس نے مجھے دکھایا اور جس نے مجھے دکھایا اس نے اللہ کو ایذا دیا اور ابو بکر نے فاطمہ علیہ السلام کو سخت ایذا دیا اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ترجمہ اور واسطے ہر ایک کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۔ احتجاج طبرسی میں لکھا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ لَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَلَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلَ عُمَرَ وَلٰكِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ) میں ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی فضیلتوں سے انکار نہیں کرتا لیکن ابو بکر عمر فاروق سے افضل ہیں پس ان روایتوں اور ہزار مثل اسکے اور روایتوں سے جنکو ہم دوسری کتابوں میں نقل کرینگے حضرت ابو بکر صدیق کے ایمان اور فضیلت میں کون شک کر سکتا ہے۔ پس یہ دعوی کہ ابو بکر صدیق باطن میں معاذ اللہ کافر تھے خود علمائے شیعہ اور آئمہ کبار کی احادیث سے باطل ہوا۔ اور اگر اب بھی کسی کو شک ہو تو وہ تفاسیر اور احادیث امامیہ کو دیکھے باوجود اس عناد اور تعصب کے جو انکو خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ ہے اب بھی صدہا روایات اور احادیث مدح و ثنا میں خلفا کی موجود ہیں۔ چنانچہ انکے مفسرین قبول کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق غلاموں کو مول لیا کرتے اور بسبب اسلام کے انکو آزاد کرتے جیسا کہ علامہ طبرسی نے مجمع البیان میں لکھا ہے عن ابن الزبیر قال ان الآیۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری المملیک الذین اسلموا مثل بلال وعامر بن فہیرۃ وغیرھما واعتقھم) وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي شان میں ابو بکر کے نازل ہوئی کہ وہ غلاموں کو جو اسلام لاتے مول لیتے اور پھر خدا کی راہ میں آزاد کرتے مثل بلال اور عامر وغیرہ کے فقط پس چونکہ ابو بکر اپنے مال کو خدا کی راہ میں صرف کرتے تب خدا نے یہ آیت نازل کی کہ دوزخ سے بڑا پرہیزگار بچے گا جو اپنے پاک مال کو خدا کی راہ میں صرف کرتا ہے۔ پس تعجب ہے کہ جو شخص دنیا کی صفو

ۃ اصل قرآن میں والدان ہے اور الوالدین مولوی صاحب کی تحریف لفظی ہے سہو نہ شاہ غنی عنہ

بنا دیئے ہم نے وارث اُس چیز سے جو چھوڑیں ماں باپ اور نزدیکی اور وہ لوگ جنسے تم نے قسمیں کھا کر قول کیا پس دو انکو حصہ اُن کا اور خدا تعالیٰ نے حصے فرمائے ہیں مگر فاطمہ علیہ السلام کا ورثہ جو باغ فدک تھا شیخین نے غصب کر لیا اور چھین لیا۔ نیز عمر آگ اور لکڑیاں لیکر فاطمہ علیہ السلام کا گھر جلانے کے واسطے گیا اس کا ثبوت ابن جریرؒ ابن خلکان کی تاریخ میں اور عبد اللہ بن عبد البر نے اپنی کتاب استیعاب میں اسکو لکھا ہے شاہ عبد العزیز نے تحفہ میں اور شیخ عبد الحق صاحب نے صراط المستقیم میں ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ نیز ثلاثہ وغیرہ مہاجرین نے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہیں پڑھا بلکہ حضرت کی لاش مبارک چھوڑ کر بنی سلیقہ کے والان میں جا بیٹھے جیسکہ مثنوی رُوم میں آیا ہے۔ حُبِّ دُنیا چوں صحابہ داشتند مصطفےٰ را بے کفن بگذاشتند۔ تقریر تو مولوی باقر علی کرتا رہا اور آیتوں میں بعض بعض جگہ قرآن کھولکر حکیم مولوی محمد علی لاہوری بھی مدد دیتا رہا اور ترجمہ پڑھ کر سناتا رہا۔ اسکے جواب میں پہلے حافظ محمد سلطان صاحب مولوی کھڑے ہوئے اور فرمایا سامعین پر واضح ہو کہ مولوی باقر علی صاحب نے قرآن شریف کی عبارت بھی غلط پڑھی ہے اور اوسکے معنے بھی غلط بیان کئے ہیں اور استدلال بھی غلط طور پر کیا ہے۔ بعد ازاں

بقیہ حاشیہ۔ اپنے مال سے مسلمان غلاموں کو خریدے اور اُنکو آزاد کرے اور اوسکی شان میں خدا آیتیں نازل کرے اور اُسکو اتقی الناس فرماوے اُسکی فضیلت اور بزرگی تو بیکطرف اُسکے ایمان سے ہی انکار کیا جاوے۔ اور ایسا شخص منافق اور کافر سمجھا جاوے غرض کہ ایمان اور اسلام میں ابو بکر صدیق کے کچھ شبہ نہیں رہا۔ اور باقرار علمائے شیعہ اُسکا ثبوت ظاہر ہو گیا۔ اگر شیعہ حضرات اپنے دعوے میں کچھ قوت پاتے ہیں۔ تو آئیں۔ قرآن شریف کو درمیان میں لیکر فیصلہ کریں۔ اگر قرآن شریف کسی کے دعوے کی تائید نہ کرے تو اُسے قابل ترک جانیں ۔ (سید نور اللہ شاہ عفی عنہ)

گر ز عشقت خبرے ہست بگو وائے واعظ ۔ ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

ع ترجمہ جلاء العیون جلد اول صفحہ ۹۰ سطر آخر یہ کتاب مقام لکھنؤ مطبع جعفری واقع نخاس جدید باہتمام مرزا محمد علی صاحب طبع ہوئی ہے اور جلد اول کے خاتمہ اور جلد ثانی کی پیشانی پر بخط جلی لکھا ہوا ہے کہ اہل سنت اس کتاب کو ملاحظہ فرماویں

ریں لکھا ہوا ہے کہ محمد بن جریر طبری امامی نے جناب صادق سے روایت کی ہے کہ اس عبارت سے محمد بن جریر طبری کا شیعہ ہونا ثابت ہو گیا دیگر محمد بن جریر طبری اہلسنت میں سے بھی ہیں لیکن اُنکی کتاب کا نام تاریخ کبیر ہے حضرات شیعہ کا دام یہاں بھی تینوں کے ساتھ چل جاتا ہے۔ از تحفہ اثنا عشری (سید نور اللہ شاہ سیالکوٹی نقوی)

معاوضہ کے طور پر صحابہ کی فضیلت میں چوتھے سپارہ کی آیت پڑھی کُنْتُمْ خَیْرَ
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ ترجمہ تم سب اُمتوں سے بہتر اُمت ہو پیدا کئے گئے ہو واسطے آدمیوں کے حکم کرتے

لہ ہم نہایت تعجب کرتے ہیں کہ ایسی صحیح آیتوں اور ایسی صاف شہادتوں پر بھی وہ اپنے
عقیدے کے فساد پر خیال نہیں کرتے اور ذرا بھی قرآن شریف کے لفظوں کو نہیں دیکھتے
اگر صحابہ کبار بہترین اُمت سے نہیں تھے تو خدا کا یہ خطاب کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ یعنی بہترین
اُمت سے ہو کس سے ہے اور اگر اُنکے اعمال نیک نہ تھے تو اللہ جلشانہٗ کا ارشاد
کہ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ الخ تم نیک کام اوروں کو بتلاتے ہو اور بُرے کاموں
سے منع کرتے ہو کس کی طرف ہے اگر وہ سچے دل سے ایمان نہیں لائے تھے تو خدا کی اس
تصدیق کے کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ تم خدا پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہو کیا معنی ہیں
یہ آیتیں تو ایسی صاف ہیں کہ انہیں کوئی تاویل اور کوئی بناوٹ ہو ہی نہیں سکتی اگرچہ یہہ
آیات بینات قرآن شریف کی ایسی صحیح اور صاف ہیں کہ تفسیر دیکھنے کی حاجت نہیں لیکن
ہم حضرات شیعہ کے اطمینان کیلئے اُنہیں کی معتبر تفسیروں کی سند لاتے ہیں۔ اے بھائیو سنو
تفسیر مجمع البیان طبرسی ہیں جو کہ تمہاری تفسیروں میں سے بہترین تفاسیر ہے اور سنہ ۱۲۷۵ ہجری
میں بمقام طہران دار السلطنت ایران چھپی ہے اُسکے صفحہ ۴۰۰ میں لکھا ہے کنتم خیر امة کی
تفسیر میں کہ مراد اس سے خاص مہاجرین ہیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ خطاب صحابہ سے
ہے لیکن اور اُمت بھی شامل ہیں) اے دوستو اس تفسیر کو دیکھو اور اپنے مفسر کی تحقیق
پر غور کرو کہ وہ خود اقرار کرتا ہے کہ خدا نے اِن آیتوں میں صحابہ کا ذکر اسلئے کیا کہ اور لوگ اُنکی
پیروی کریں۔ اگر بیزاری تمہاری اصطلاح میں بمعنی پیروی ہے تو بیشک تم خدا کے کلام کی تصدیق کرتے
ہو ورنہ صریح تکذیب۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بس اب مولینا کے دلائل قرآنیہ کا دریا اُمڈ اچلا آئیگا لیکن آخر
بات یہ نکلی جسکے ہمکو یہ کہنا پڑتا ہے سے بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشہ میں مے کا قطرہ۔ خدا نے
چاہا تو دیکھ لینگے تیرا سبو بھی نہیں رہیگا۔ چونکہ ہماری غرض یہ ہے کہ ہم شیعوں سے کلی فیصلہ لیں تاکہ آئے دن کی جھگڑ جھگڑ ختم ہو
دونوں گروہ اسلام معانقہ کرکے رہیں۔ سو کون کہتا تھا کہ ہم تم جھگڑا ہی ہوگی۔ یہ آدادی کسی دشمن نے اوراُنکو بھی

ہوا یعنی باتوں کا اور روکتے ہو بُری باتوں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اس آیت
کی تفسیر میں شیعوں کے عالم علامہ طبرسی مجمع البیان والے نے لکھا ہے کہ یہ آیت
صحابہ کے شان میں نازل ہوئی پس ثابت ہوا کہ صحابہ کرام خصوصاً ثلاثہ علیہم الرضوان
ایماندار تھے۔ کیونکہ یہ حضرات سب صحابہ میں سے زیادہ تر افضل و اعلیٰ و اتقی تھے۔ ہاں اس
مقام پر جاہلوں کو کنتم کے لفظ پر ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ خدا اصحاب سے فرماتا ہے کہ
(تم بہترین اُمت سے تھے) اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ آخیر تک ویسے ہی رہے
ہوں شائد بعد میں بدترین اُمت سے ہو گئے ہوں لیکن انہی کے علامہ طبرسی نے
اسکا بھی جواب دیدیا۔ چنانچہ اپنی تفسیر میں علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ کنتم خیر امتہ
اللہ نے واسطے تاکید کے فرمایا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور اوسکے وقوع میں کچھ شک
نہ ہوگا۔ اور صحابہ جیسے بہترین ویسے ہی رہینگے۔ اور اسکی مثال یہ ہے کہ خدا اپنی
نسبت فرماتا ہے کہ وکان اللہ غفوراً رحیما تو کیا اسکے معنے یہ ہیں کہ خدا بخشنے
والا مہربان اور اب نہیں ہے یا آئیندہ نہ رہیگا۔ غرضیکہ طول طویل تقریر سے بحوالہ تفاسیر
اصحابہ کا خصوصاً اصحاب ثلاثہ کا اس آیت کا مصداق ہونا اور کامل الایمان
ہونا مولوی حافظ محمد سلطان صاحب نے ثابت کر دیا اور جو آیت سورہ نور کی مولوی
باقر علی نے ثلاثہ کے بے ایمان اور کافر ہونے کی دلیل میں پڑھی ہے اس سے ہرگز
کسی وجہ سے اُن کا مدعا ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی اس آیت کی تفسیر میں کسی مفسر نے
ایسا لکھا ہے اور کہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ ثلاثہ خارج از ایمان تھے صرف علی مرتضیٰ
کا ایمان باقی رہا۔ علی مرتضیٰ کے ایمان کا حصر کس دلیل سے نکلتا ہے۔ دوسری آیت
فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا ۱۱۶
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور

ف اے بھائیو وہ زمانہ گذر گیا۔ وہ وقت باقی نہیں رہا۔ جنکو یہ نعمت ملنے والی تھی انکو
مل گئی جنکو یہ دولت حاصل ہونیوالی تھی اُسکو حاصل ہو چکی۔ جو لوگ مہاجرین (باقی صفحہ ۹ پر)

میرے راہ میں دکھ دیئے گئے اور جنگ کیئے اور مارے گئے ہیں ضرور ان کی بدیاں
دور کروں گا اور جنت میں انکو داخل کرونگا جنکے نیچے سے نہریں بہتی ہیں یہ ثواب
اللہ کے پاس ہے اس آیت سے بھی صحابہ کبار خصوصاً ثلاثہ کا ایماندار ہونا ثابت ہے
کیونکہ وہ مہاجرین تھے اور علی وجہ الکمال اس آیت شریف کے مصداق و مورد تھے
اور جو آیت سورۂ منافقون کی باقر علی صاحب نے پڑھی ہے جو لوگ کو دھوکھ دینے
کے واسطے اصحاب ثلاثہ کے حق میں اوسکا نزول بتایا ہے دراصل وہ عبداللہ بن
ابی منافق اور اُسکے تابعداروں کے حق میں اُتری ہے دیکھو عمدۃ البیان جو شیعوں
کی معتبر تفسیر ہے مصنفہ عمار علی اور لوامع التنزیل قاسم مجتہد اور مجمع البیان علامہ طبرسی اور
خلاصۃ المنہج کاشانی میں مرقوم ہے ثلاثہ کے بارہ میں ہرگز اس کا شان نزول نہیں
ہے جس سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کے دعوے کی دلیل ہے اس آیت کو کوئی تعلق
نہیں ہے اور نیز سورۂ احزاب کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُوْنَ
وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ
ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا
تَقْتِيْلًا ترجمہ اگر نہ باز آئے منافق لوگ اور وہ جنکے دلوں میں بیماری ہے اور جو
جھوٹی خبریں شہر میں اڑانے والے ہیں تو ہم تجھکو انپر اُٹھا دینگے پھر وہ تیرے
قریب اُسمیں رہنے نہ پائینگے مگر عرصہ قلیل لعنت کے مارے جہاں پائے جائینگے
پکڑے جائینگے۔

بقیہ حاشیہ — داخل ہونے والے تھے وہ مہاجرین میں داخل ہو گئے جو انصار میں
شامل ہونے تھے وہ انصار میں شامل ہو چکے۔ اب ہزار جان و مال کو کوئی نثار کرے والسابقون
الاولون کی فضیلت پا نہیں سکتا۔ تمام جہان کی دولت کوئی لٹاوے مگر اصحاب بدر
یاران بیعت الرضوان میں داخل نہیں ہو سکتا ان دولتوں کو لینے والے لیگئے۔ ان نعمتوں کو
لوٹنے والے لوٹ لیگئے ؎

حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند — تہی خمخانہا کردند و رفتند

اور مارے جائینگے مارا جانا۔ اگر اصحاب ثلاثہ علیٰ زعم الشیعہ منافق ہوتے تو بموجب حکم
آیت کے مدینہ شریف میں تادم حیات نہ رہتے اور بعد وفات حضرت کے حضور کے
مجاور نہ ہوتے حالانکہ حضرات شیخین حیات و ممات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے مجاور و مصاحب رہے اور ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ یعنی اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر
اور انپر سختی ڈال اگر یہ منافق ہوتے تو آنحضرت صلعم ضرور انپر تشدد فرماتے اور اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ
وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَیَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِیَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ترجمہ منافق مرد اور منافق عورتیں بعض اونکے بعض سے ہیں حکم کرتے
ہیں ناجائز باتوں کا اور منع کرتے ہیں اچھی باتوں سے اور اپنے ہاتھوں کو بند کرتے ہیں
انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اللہ نے انکو چھوڑ دیا بیشک منافق لوگ بدکار ہیں تو منافق لوگوں کے اوصاف
ہیں سو یہ اوصاف خلفا ثلاثہ سے کبھی وقوع میں نہیں آئے کیونکہ مومنوں کے اوصاف
منافقوں کے اوصاف کی ضدیں ہیں علیٰ ہذا القیاس اور بہت آیات ہیں جنسے اصحاب
ثلاثہ کا مومن کامل الایمان ہونا اظہر من الشمس ہے بلکہ تمام قرآن مجید اونکی تعریف سے پر
ہے مگر اونکے بیان کی وقت میں گنجائش نہیں ہے۔ پس اب میں ایک قول امام
محمد باقر کا جنسے اصحاب ثلاثہ کا مومن کامل الایمان ہونا اور انکی عیب جوئی کرنیوالے
اور انکے ایمان میں شک لانیوالے کا بے ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بیان کرتا
ہوں کیونکہ گروہ شیعہ امامیہ کے نزدیک اماموں کے اقوال اعتبار میں مثل آیات
قرآن شریف کے ہیں وہو ہذا۔ صاحب الفصول نے امام باقر علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت امام باقر علیہ السلام کے گرد ایک جماعت بیٹھی ہوا
جو کہ خلفائے ثلثہ کی عیب جوئی کر رہے تھے آپ نے پوچھا کہ مجھے بتلاؤ کہ تم ان مہاجرین
میں سے ہو جو خدا کیلئے گھروں سے نکالے گئے اور خدا کیلئے انکا مال لوٹا گیا۔ اور
جنہوں نے خدا اور رسول کی مدد کی انہوں نے کہا کہ نہیں ہم انمیں سے نہیں ہیں تب

آپ نے پوچھا کہ پھر کیا تم اُن لوگوں سے ہو کہ جنہوں نے دار ہجرت میں اور دار ایمان
میں گھر بنایا تھا اور مہاجرین کو آرام دیا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تب آپ نے
کہا کہ خود تم بیزار ہو گئے اور نہیں چاہتے کہ دونوں فریق میں سے ہو۔ اور میں اس بات
کی گواہی دیتا ہوں کہ تم اُن میں سے بھی نہیں ہو۔ جنکی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ الخ ترجمہ۔ اے بھائیو تم اپنے آپ کو امامیہ کہتے ہوئے
اور ایمہ کرام کے اقوال کو کم از آیات نہیں سمجھتے۔ مگر نہیں معلوم کہ اُن اقوال کو
جو صحابہ کے فضائل میں ہیں کیوں نہیں ملنتے اور کیوں اپنے اماموں کی پیروی نہیں
کرتے اور کیوں اُنکو صحابہ کے فضائل بیان کرنے میں جھوٹھا جانتے ہو غرضیکہ
اس حدیث سے امام باقر علیہ السلام کی ثابت ہوا کہ اونکے نزدیک خلفائے
ثلثہ اس آیت کے حکم میں داخل ہیں۔ اور جو وعدے جنت وغیرہ کے خدا نے مہاجرین
اور انصار سے کیے ہیں اُنہیں وہ شریک ہیں اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ جو لوگ اُن کی
عیب جوئی کرتے تھے اُن سے حضرت امام موصوف بیزار تھے اور اُنکو اسلام اور
ایمان سے خارج سمجھتے تھے۔ اور جو مولوی صاحب نے فدک کے غصب ہونیکے بارہ
میں آیت لکل جعلنا الخ پڑھی ہے سو بیشک اولاد کو اپنے والدین و اقربا کی وراثت
ملتی ہے ہاں بکر و زید و عمرو کی نہیں ملتی اور فدک بموجب حکم خداوندی کے کسی خاص
شخص کی ملک نہ تھا جیسا کہ سورہ حشر میں اللہ فرماتا ہے۔ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی
رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ
رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ
مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ
السَّبِیْلِ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ترجمہ اور خدا تعالیٰ نے جو
اُنکا مال بغیر جنگ کے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دلا دیا تو تم نے اسے ہی کچھ دوشتو
اور مسلمانوں نہ اوسکے لیئے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ اپنے پیغمبروں کو
جن پر چاہتا ہے قبضہ کرا دیتا ہے۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ جو مال بستی والوں کا

اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو بغیر از جنگ و جہاد دلایا پس وہ اللہ تعالی کا حق
ہے اور پیغمبر کا اور پیغمبر کے ناطہ والوں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں
کا یہ حکم اسلئے دیا گیا ایسا نہ ہو کہ یہ مال جو بن لڑے ہاتھ آیا مالدار لوگ تم میں سے
ہاتھوں ہاتھ اوسکو لے لیں اور فدک چونکہ فی میں سے تھا اور فی کے متعلق خداوند تعالی
نے فرمایا کہ اس میں سب کا حصہ ہے تو وہ فدک محض بی بی فاطمہ رضہ کا نہیں ٹھہر سکتا
اور نہ ہی اسکی ورثہ حضرت سیدہ کو پہنچتی ہے۔ حافظ صاحب نے اتنی تقریر فرماکر
مولوی سید محمد غوث کو بقیہ مضمون پر بحث کرنیکا ارشاد فرمایا۔ مولویصاحب
محمد غوث نے با آواز بلند اول تو مولوی باقر علی کی غلطیاں جو انہوں نے قرآن مجید کے
پڑھنے میں کی تھیں ظاہر کیں۔ از انجملہ سورۂ منافقون کی آیت اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ
قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ یعنے اے
پیغمبر جب منافق لوگ تیری خدمتمیں آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم اسبات کی گواہی دیتے
ہیں کہ تو بیشک اللہ کا پیغمبر ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو بیشک اللہ کا رسول ہے۔
مولوی باقر علیصاحب نے اس آیت میں تحریف کردی اور الفاظ آیت کو بدلائے
اور پڑھ مارا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ یہی تو قرآن کریم کی
تحریف ہے۔ یہود کے حق میں اللہ فرماتا ہے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ
یعنی یہود جو ہیں وہ خداوند تعالی کی کتاب کے کلمات اوسکے موقع اور محل سے بدل ڈالتے
ہیں نہ معلوم مولویصاحب نے کیوں ایسا کیا جس سے مولویصاحب کے معلومات کی
قلعی کھلگئی۔ افسوس کہ مولویصاحب کو باوجود مجتہد ہونے کے قرآن سے اسقدر لاعلمی
اور ناواقفی کیوں ہے۔ وزیرے چنیں شہر یارے چناں ۔ جہاں چوں نگیرد قرار
جہاں ۔ اور سورہ لون کی آیت جو مولویصاحب نے پڑھی اسمیں ظلم کو سرے سے ہی
اڑادیا واقعی مجتہد صاحب نے تو بڑی ہمت کی مگر خداوند تعالی فرماتا ہے۔ اِنَّا
نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنے ہمنے قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اسکے
نگہبان ہیں بھلا خداوند تعالی جس چیز کا نگہبان ہو اوس میں کوئی ایسا تغیر اسطرح دست

اندازی کر سکتا ہے خدا کی امداد و تائید سے ہم اُس لام کا اظہار کر دیتے ہیں وہ سورۂ
نون کی آیت شریف ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یہی لام جو لعلی کے عین کے پہلے
ہے سو لو لیصاحب نے چالاکی اور ہوشیاری سے اوڑا لیا تھا مگر ہم نے برآمد کر لیا عام لوگوں
نے سنا ہوگا کہ حضرت شیعہ کہا کرتے ہیں کہ اہل سنت نے قرآن کو کم و بیش کر دیا اور بعض
جگہ سے بالکل ہی اڑا دیا گیا ہے یہ طعن ہمپر وارد ہوتا ہے یا شیعوں پر جنہوں نے دیکھے دیکھے
ایسا کرتب کر دکھلایا اب مصرعہ ہذا کا وظیفہ رکھیں سے ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا
نکل آیا۔ مولویصاحب نے جو بے موقع اور بے محل غلط آیتیں پڑھیں اور غلط استدلال کیا
اوسکے جوابات ہمارے حافظ صاحب دے چکے ہیں۔ اور مجتہد صاحب نے اصحاب ثلاثہ پر
خطبہ سے بھاگ جانے کا طعن کیا ہے یہ سراسر غلط ہے ہاں ایک جنگ میں جو بعض اشخاص
سے فرار ہوا تھا سو اوسکی معافی کا حکم اللہ سبحانہ ارحم الرحمین نے قرآن کریم میں اُتار دیا دیکھو
آیت لَقَدْ عَفَى اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ترجمہ تحقیق اللہ نے اُن کا قصور
معاف کر دیا بیشک اللہ بخشنے والا صاحب حلم ہے بھلا جس کا قصور خود اللہ تعالیٰ
معاف فرما چکا ہو تو بار بار اُسکا ذکر کرنا سخت حماقت اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔
طرہ یہ کہ الزام ثلاثہ پر لگایا جاتا ہے حالانکہ صدیق اکبر و فاروق اعظم کسی جنگ میں سے
نہیں بھاگے روضۃ الصفا و حبیب السیر و تاریخ ابو الفدا شیعہ کی کتابیں ہیں اہلسنت
کے نزدیک ایک ذرہ کے برابر بھی اُنکا اعتبار نہیں اہلسنت کی مسلمہ کتب کے حوالہ دیا
جاتا تو اُنپر الزام عاید ہو سکتا تھا مگر یہ تو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اہلسنت کو ہی طاقت بخشی
ہے کہ باوجود اسکے کہ شیعہ مذہب کے ہر کتاب پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ کتاب شیعہ اثنا عشریہ
کی ہے۔ اہلسنت نہ اسکو خریدے نہ اسکو دیکھے پھر خرید کر اور دیکھ کر انکی چوریاں پکڑ لیتے ہیں
اور مخالف کا صحیح الزاموں اور جوابات سے ناک میں دم بند کر دیتے ہیں۔ مجتہد صاحب نے
جو ثلاثہ کے بلوہ میں دعویٰ کیا ہے کہ خطبہ سے بھاگ گئے اور حضرت کا جنازہ اُنہوں نے نہیں
پڑھا۔ بلکہ گروہ گروہ مہاجرین و انصار سوا علی علیہ السلام کے بنی سقیفہ کے دالان میں بیٹھ
رہے اور اسکا ثبوت اہل سنت کی کتب معتبر مثل بخاری شریف کے بیان کیا ہے۔ مسو یہ سراسر

سفید جھوٹھ ہے جسکا کتب مذکورہ میں ذکر تک نہیں بلکہ تمام صحابہ کرام نے جنازہ پڑھا۔
دیکھو ہم شیعہ کی معتبر کتاب جلاء العیون و کلینی سے ثابت کرتے ہیں۔ کلینی نے بسند معتبر
روایت کی کہ حضرت امام محمد باقر نے لکھا ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلعم نے انتقال
کیا جمیع مہاجر و انصار آتے اور نماز پڑھتے ترجمہ جلاء العیون جلد اول صفحہ ۹۱ میں (خاکسار محمد غوث)
کہتا ہوں کہ مجتہد صاحب اگر بخاری شریف سے اس کا ثبوت دیدیں جیسے دعوے سے کہا
ہے تو میں شیعہ ہونے کو تیار ہوں اگر اسکا ثبوت دینے سے لیت و لعل اور گریز کریں۔ تو
مجتہد صاحب کو ہٹ دھرمی چھوڑ کر راستی کی طرف آنا چاہیئے بخاری شریف ہاتھ میں لیکر
بلند کی اور کہا کہ یہ ہے بخاری اسمیں سے نکالدو کہ نماز خطبہ سے بھاگ گئے اور حضرت
صحابہ کرام نے جنازہ بھی نہیں پڑھا بڑے زور شور سے للکارا اور بار بار کتاب لیکر پیش
کی مگر شیعوں کے مجتہد صاحب کے تو حواس ہی اڑ چکے تھے جواب دیتا تو کون دیتا پھر
مولوی صاحب محمد غوث نے با واز بلند پبلک کو آگاہ کیا کہ اب انصاف کے واسطے
پبلک ہی کہدے اور سمجھ لے کہ کون فریق لاجواب ہوا پھر مثنوی شریف کی نسبت بھی
ظاہر کیا کہ جو شعر باقر علی صاحب نے مثنوی کا نام لیکر پڑھا تھا وہ بھی مثنوی کا نہیں محض عوام
کالانعام کو دھوکہ دینے کی غرض سے مثنوی کا نام لیلیا ورنہ ثبوت دیں کہ مثنوی میں کہاں
ہے۔ حب دنیا چوں صحابہ واشتند الخ پھر باغ فدک کے متعلق بیان کیا کہ یہ بھی شیعوں
کا بیجا طعن اور غلط بات ہے کہ بی بی فاطمہ سے غصب کر لیا (سید محمد غوث) کہتا ہوں کہ
باغ فدک کی پیداوار جن مصارف میں رسول خدا صلعم کے زمانہ میں خرچ ہوتی تھی صدیق اکبر نے
بدستور جاری رکھی۔ بھلا کب ہو سکتا ہے کہ وہ شیر خدا جن کی تعریف میں کہا جاتا ہے سہ
شیر یزداں شاہ مرداں قوت پروردگار۔ لا فتےٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار انکی
جائداد غصب کیجاوے اور انکے گھر کو آگ لگائی جاوے اور انکی بیوی صاحبہ
کو لاتیں مار کر حمل گرا دیا جاوے تو ایسے داماد شیر مرد کے دل میں ایک ذرہ کے برابر
بھی غیرت نہ آوے۔ کتنی شرم کا مقام ہے۔ حقیقت میں شیعہ حضرت علی المرتضیٰ
پر ایسی بیعزتی کا الزام لگاتے ہیں جسکی کوئی حد ہی نہیں۔ گویا حضرت علی المرتضیٰ کو بزدل

ڈرپوک کمزور بے غیرت بے حمیت بناتے ہیں۔ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ شیر خدا کا زور کہاں
چلا گیا تھا۔ کیا شمشیر ذو الفقار جبرئیلؑ کے پر کاٹنے والی ٹوٹ گئی تھی یا غدیر میں چھین گئی
تھی جو ایسے نازک موقعہ پر بھی کام نہ آئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں تلوار پکڑنے کی طاقت نہ
رہی تھی یا خدا آپ کی مددگاری سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ شیعہ جو ڈر و خدا کا خوف کر و
صحابہ کرام بزرگان دین کی اسقدر بے حرمتی کرنے سے باز آؤ۔ ادہر دنیا کی ذلت سے
بچو گے۔ اُدھر عقبے میں دوزخ سے رہائی۔
مولینا حافظ محمد سلطان صاحب و مولوی محمد غوث صاحب نے بار بار مولوی باقر علی شیعی
سے صحابہ کے فرار عن الخطبہ اور حضرت کا جنازہ نہ پڑہنے کا ثبوت طلب کیا اور کہا کہ جواب دو
ورنہ مان جاؤ ہٹ دھرمی چھوڑ دو۔ پھر باقر علی صاحب نے کہا کہ ہم تحریری جواب دیں گے
مولوی صاحب محمد غوث نے تحریری سوال لکھ کر پیش کیا مگر پھر بھی جواب ندارد۔ شیعہ
ایسے چپ ہو گئے گویا انکے وجود میں جان ہی نہیں رہی۔ اُدھر باقر علی و محمد علی پر سکتہ
کا عالم طاری ہو گیا۔ بیچارے شیعہ دونوں مجتہدوں کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے
ہیں۔ مگر واہ رے شیعی مذہب تیری ہٹ دھرمی کے صدقے۔ اب بھی مذہب کو نہیں
چھوڑتے معلوم ہوا کہ گروہ شیعہ حق پرستی کے طالب نہیں۔ ہاں آزادی پر شیفتہ ہیں
کیونکہ شیعی مذہب میں عیسائیوں کی طرح اعمال کی ضرورت بہت کم ہے۔ الحاصل جب
مولانا مولوی محمد سلطان صاحب نے جناب مولوی محمد غوث صاحب سے چند سوال
تحریر کرا کر مولوی باقر علی صاحب کے پاس معرفت اسسٹنٹ صاحب شیخ کریم اللہ
صاحب پیش کئے۔ اور انہوں نے جواب نہ دیا۔ باوجودیکہ دونوں صاحبوں نے
بار بار خود ہی سوالوں کے جوابوں کا تقاضہ کیا اور کہا کہ اگر اصحاب ثلاثہ کا
فرار عن الخطبہ اور آنحضرت کے جنازہ نہ پڑھنے کا ثبوت کسی کتاب کتب معتبرہ اہل
سنت بلکہ کسی کتاب کتب معتبرہ اہل تشیع سے آپ نکال دیں تو آپ سچے
اور ہم کاذب ٹھیرینگے۔ اور اگر آپ یہ کام نہ کر سکے تو آپ کاذب اور ہم سچے یہ ردو
بدل ہو رہا تھا اور مولوی باقر علی صاحب اس میں لاجواب ہو رہے تھے کہ رہتے ہیں

۵ بجے کے قریب جناب کپتان صاحب پنڈت سورلعل صاحب تشریف آور ہوئے پس افسران پولیس اور مولوی باقر علیصاحب اونکو دیکھتے ہی انکی خدمت میں جا حاضر ہوئے پس جناب مولینا مولوی نور اللہ شاہ صاحب بھی حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے جناب کپتان صاحب کی خدمت میں تشریف لے گئے مگر جناب حضرتنا و مولانا مولوی حافظ محمد سلطان صاحب اپنی کرسی پر متمکن رہے ہیں کپتان صاحب نے بعد دریافت کرنے حقیقت حال کے فرمایا کہ اہل سنت کے مناظر جناب مولوی محمد سلطان صاحب کو میرے پاس بلاؤ پس مولوی صاحب مذکور مولوی غلام حسین صاحب ساموو الیہ کو ہمراہ لیکر جناب کپتان صاحب کے پاس تشریف فرما ہوئے پس اہل مجلس نے مولوی محمد غوث صاحب کو کہا آپ بھی وہاں تشریف لیجاویں پس وہ بھی وہاں تشریف لیگئے۔ پس اول جناب کپتان صاحب نے مولوی حافظ محمد سلطان صاحب سے مصافحہ کیا بعد اوسکے مولوی باقر علی صاحب نے کہا میں ان کو بزرگ جانتا ہوں اور انکی عزت کرتا ہوں پس آپکو بھی چاہیے کہ انکی عزت کرو اور انکو بزرگ جانو بعد [illegible] جناب کپتان صاحب نے مولوی محمد سلطان صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ آپکے سوالوں کا جواب آپ کے قرارگاہ پر پھر کسی وقت روانہ کر دینگے اسوقت جلسہ برخاست کرنا چاہیئے کیونکہ وقت شب قریب آگیا ہے ایسا نہو کہ کوئی فتنہ برپا ہو جاوے پس بحکم جناب کپتان صاحب پولیس نے جلسہ برخاست کر کے فریقین کو اپنی فرودگاہوں کی طرف رخصت کر دیا۔ مگر رات کے وقت شیعوں نے کچھ حرکت بیجا کرنی شروع کی بعدہ لوگوں کو اسوقت شب میں اور دوسرے دن فجر کو بار بار کہا گیا کہ اگر کچھ ہوس باقی رہگئی ہے تو آؤ میدان میں نکلو اپنی تسلی خاطر کرا لو مگر جرات کہاں سے لائیں۔ اور جناب مولوی محمد سلطان صاحب نے بار بار کہا کہ اگر کل ہمارے سوالوں کا آپ جواب کل نہیں دے سکے تو آج ہی دو مگر بالکل نہ دیا اوسوقت تو درکنار آجتک نہیں دیا باوجودیکہ مولوی محمد سلطان صاحب نے ایک خط رجسٹری

کرا کر جسکی رسید اونکے پاس موجود ہے جناب کپتان صاحب مذکور کی خدمت عالی میں شہر جموں میں ارسال کرکے درخواست کی کہ میرے سوالوں کا جواب جناب مولوی باقر علی صاحب سے دلوایئے۔ مگر پھر بھی آجتک جواب سے جواب ہے۔ اور اب بھی جناب مولوی محمد سلطان صاحب جملہ شیعوں کو عموماً اور مولوی باقر علیصاحب کو خصوصاً چیلنج دیتے ہیں کہ سوالات مذکورہ کا جواب اگر کسی کے پاس ہے۔ تو خوشی سے آوے اور میدان مناظرہ میں قدم بڑھاوے۔ اور کون ہے سچا اور کون ہے جھوٹھا پبلک کو ظاہر کرکے دکھاوے۔

آخیر میں ایک اور بات کا فیانام کی خدمتیں ضروری العرض ہے۔ وہ یہ کہ سوالات مذکورہ کے جوابدہی اور عدم جوابدہی کو صدق اور کذب کا مدار ٹھہرانے کی وجہ یہ ہوئی کہ پچھلی دفعہ جب مولوی باقر علی صاحب ۳۵ منٹ تقریر کر چکے تو افسران پولیس نے مناظر اہلسنت کو کہا کہ اب آپنے جو کچھ انکے جواب میں کہنا ہے فقط دس منٹ میں کہہ لو بعد ازاں دس منٹ تک انکو گفتگو کرنے کا موقعہ دیا جاویگا۔ بعد ازاں جلسہ برخاست کیا جاویگا۔ کیونکہ رات کا وقت قریب آگیا ہے۔ پس مناظر اہلسنت وجماعت کے جناب مولوی محمد سلطان صاحب نے سمجھا کہ دس منٹ میں اونکے مزخرفات کی پوری تردید نہیں ہو سکتی لہذا انہوں نے سوالات مذکورہ کو پیش کرکے صدق وکذب کا معیار ٹھہرایا۔ اور اگر شیعہ صاحبان اس رسالہ کے جواب میں کچھ قلم اٹھاوینگے تو انشاء اللہ اوسکے جواب الجواب میں اس مناظرہ کی پوری پوری کیفیت من وعن قید کتابت میں لاکر پبلک کی خدمتیں پیش کی جاویگی۔ اور اگر کسی شیعہ صاحب کو منجملہ حضار مناظرہ مذکورہ پھر مناظرہ کرنے کا دعیہ ہو تو مولوی صاحبان مثل حضرت مولوی محمد سلطانصاحب ومولنا مولوی سید محمد غوث صاحب ومولوی سید نور احمد شاہ صاحب وغیرہ اونکی خدمتیں حاضر ہونیکو تیار ہیں۔

آخر مناظرہ کے روز سے دوسرے روز یعنی ۲۷ تاریخ ماہ محرم ۱۳۴۲ھ مذکور کو ایک بجے دن کے پولیس نے

حافظ محمد سلطان و باقر علی وغیرہ مولوی صاحبان کو موضع فسنڈر سے بدیں غرض رخصت کر دیا کہ باہمی محاربہ و مجادلہ نہ ہو جائے۔ شیعوں کے مولوی پالکی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اہل سنت کے علمائے مناظر جرار گھوڑے پر سوار یہ نظارہ بھی قابل دید تھا۔ غرض کہ اس مناظرے سے تمام ہندو مسلمان جن کی فطرت میں انصاف کا مادہ اور عقلمندی کا حصہ ہے بخوبی سمجھ گئے کہ شیعہ مذہب کے پاس سوائے لعنت اور تبرا بازی کے علمی سرمایہ بالکل نہیں۔ اور سخت ذلت کا سامنا ہوا جس سے بعض شیعوں نے نہایت تنگ و لاجواب رہنے کی شرمندگی سے توبہ نامہ لکھ دیئے اور ہمارے پاس اُنکے کاغذ موجود ہیں۔

راقم محمد عطر شاہ گیلانی وربانی جو عین مناظرہ کے موقعہ پر فریقین کی تقریریں لکھ رہا تھا۔

سوال ۱۔ کیا فرماتے ہیں علمائے و متبعان شرع شریف اس مسئلے میں کہ عورت سنیہ کا نکاح شیعہ تبرائی سے درست ہے۔ یا نہیں۔

سوال ۲۔ امام شیعہ کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب از مولوی حافظ محمد سلطان صاحب۔ فی الواقع صحت و جواز نکاح ایمان و عدم کفر زوجین عاقدین پر موقوف ہے۔ اور جو شیعہ قذف حضرت سیدتنا عائشہ کرتے ہیں یا انکار صحبت صدیق اکبرؓ یا اعتقاد الوہیت حضرت علیؓ رکھتے ہیں یا کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ نے غلطی کی تبلیغ وحی میں اور مثل اسکے اونکے کفر میں کسی کو شک نہیں پس نکاح اونکے ساتھ ہرگز جائز نہ ہو گا بالاتفاق رد محتار شرح درمختار میں ہی نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبرئیلؑ غلط فی الوحی او نحو ذالک من الکفر الصریح المخالف للقرآن۔ ترجمہ ہاں نہیں شک کفر میں اوس شخص کے جو تہمت

زنا کی لگاوے سیدہ عائشہ کو یا انکار کرے صحابی ہونے حضرت صدیق اکبر کا یا اعتقاد کرے خدائی کا علی میں

یا کہے غلطی کی جبرئیل نے وحی لانے میں یا مثل اسکے کفر صریح سے جو مخالف ہو قرآن کے)

ہاں جو شیعہ اعتقاد مذکورہ نہیں رکھتے اونکے کفر میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک بسبب
سبّ شیخین کے بعض کافر ہیں فی الدر المختار فی البحر عن الجوھرۃ معزیا للشہید من
سبّ الشیخین او طعن فیہما کفر ولا یقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی
وابو اللیث وھو المختار للفتوی انتہی ترجمہ بحر رائق میں جوہرہ سے نقل کر کے منسوب
کیا ہے طرف شہید کے کہ جو شخص سبّ شیخین کرے یا طعن کرے اونمیں کافر ہو جاتا ہے نہ قبول کی
جاوے توبہ اوسکی اور اسیکو اختیار کیا دبوسی اور ابو اللیث نے اور یہی مختار ہے فتوی کیلئے ۱۲
وفی رد المحتار اقول نعم نقل فی البزازیۃ عن الخلاصۃ ان الرافضی اذا
کان یسب الشیخین ویلعنہما فھو کافر وان کان یفضل علیا
فھو مبتدع انتہی ترجمہ کہتا ہوں میں ہاں نقل کیا گیا بزازیہ میں خلاصہ سے بیشک رافضی جب
سبّ شیخین کرے اور لعنت کرے اون پر پس وہ کافر ہے اور جو فضیلت دیتا ہو علی کو تو وہ مبتدع ہے ۱۲
پس معلوم ہوا کہ شیعہ تبرائی یعنی سابّ شیخین بعض کے نزدیک کافر ہے اور اسی پر اونہوں نے
فتوی دیا ہے تو نکاح اونکے ساتھ ہرگز بھی صحیح نہ ہوگا۔ اور در مختار و رد محتار میں بعد اسکے
قول مرجح عدم کفر کا مرقوم ہے اس صورت میں مقتضائے احتیاط یہی ہے کہ نکاح اونکے ساتھ
ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ بعض علما کے نزدیک نکاح مذکور صحیح نہوگا۔ معہذا باعث فساد اور
خرابی دین ہوتا ہے۔

ابو رشید احمد مسکین عبد الرحمان المدعو حافظ محمد سلطان عفی عنہ امام مسجد کلاں کشمیریاں سیالکوٹ

جواب از مولوی نور اللہ شاہ صاحب نقوی سیالکوٹی۔

بلا شک حسب لحاظ بعض امور منافی مصالح ومعاشرت زوجین اور فساد مخالفت مذہبی
فیما بین کے نکاح عورت سنیہ کا مطلق شیعہ کے ساتھ نظر باحتیاج جائز نہو اگر شیعہ تبرائی یعنی

قاذفِ ام المومنین عائشہؓ و سابِّ حضراتِ شیخین و عثمان علیہم الرحمۃ والرضوان کے ساتھ بطریقِ
اولیٰ جائز نہوگا کہ قذفِ حضرت عائشہؓ و سبِّ خلفائے ثلاثہ سے نصِ قرآنی و ضروریات
دین کا بالاتفاق انکار لازم آتا ہے۔ اور یہ موجب کفر ہے۔ اور تبرائی بے شک منکرِ خلافت
ہے اور یہ انکار مفضی ہوتا ہے طرف انکار طبقہ اول تواتر کے کہ جس پر ثبوت نبوت کا دار و
مدار ہے اور حضرات خلفائے ثلاثہ کی نسبت (جنکے حسنِ حال و خیریتِ مآل پر آیات بینات
اور احادیث واضح الدلالات ناطق ہیں) شیعوں کا اعتقاد ہو کہ غاصبِ حقِ آل و ناکثِ
بیعتِ غدیر و ظالم و جابر و مرتد و کافر و قاتلِ آئمہ برحق و مظہرِ باطل و کاتمِ حق ہیں نعوذ
باللہ من سوءِ عقائدہم و فسادِ مکائدہم اور معاذ اللہ ان سب کو مسلوب الایمان جانکر
نام بنام تبرا کرتے ہیں یہانتک کہ اپنی قوم میں معروف بہ تبرائی ہیں پس سنیہ کا نکاح
ایسے لوگوں کے ساتھ ہرگز جائز نہوگا کہ بوجوہ مذکورہ موجب انواعِ مفاسد اور بناء
الفاسد علی الفاسد ہے +

شیعہ کے نزدیک تو امامت کرانی جائز نہیں مگر وہ، حالیکہ امام گناہ سے معصوم ہو ہمارے ملک
میں چونکہ اکثر شیعہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سب و شتم و تبرا کرنیوالے ہیں لہذا انکے
پیچھے اقتدا درست نہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ امامت کے واسطے وہ شخص ہونا چاہئے
کہ نسبت غیر لوگوں کے مشکل الوجوہ افضل اور بہتر ہو اور اسکی تصریح کتب فقہ میں موجود ہے
ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بہا کقولہ ان اللہ تعالی
جسم کالاجسام وانکارہ صحبۃ الصدیق اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا
منکر ہو تو وہ کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالی اجسام کی مانند جسم ہے یا صدیق اکبر رضی اللہ
تعالی عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔ طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۴۳ میں ہے
وکذا خلافتہ اور [illegible] میں ہے اور انکی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔
من انکر خلافۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ فہو کافر فی الصحیح [illegible] انکر

خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فہو کافر فی الاصح خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے یہی صحیح ہے۔ اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے یہی صحیح تر ہے۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے قال المرغینانی تجوز الصلوٰۃ خلف صاحب ھوی وبدعۃ ولا تجوز خلف الرافضی والجھمی والقدری والمشبھۃ ومن یقول بخلق القرآن حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز مع الکراھۃ والا فلا امام مرغینانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائیگی اور رافضی وغیرہ کے پیچھے ہوگی ہی نہیں اور اسکا حاصل یہ کہ اگر اوس بدمذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اوسکے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائیگی ورنہ نہیں۔ اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے ان کان ھوا یکفر اھلہ کالجھمی والقدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تجوز الصلوٰۃ خلفہ بدمذہبی اگر کافر کردے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اوسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ درمختار میں رافضی کا جنازہ بھی ناجائز لکھا ہے کہ حضرت شیخین کو تبرا کرتے ہیں پس امامت ان کی کس طرح صحیح ہوگی۔ جن کا جنازہ بھی درست نہیں۔ خادم اہلبیت رسول عبدہ العاجز سید نور اللہ شاہ نقوی سیالکوٹی۔

جواب از مولوی محمد سعید صاحب باجروی ضلع سیالکوٹ

جو شخص اصحاب ثلاثہ کو یعنی حضرت ابو بکر صدیق قاتل الکفرۃ والزندیق وحضرت عمر بن الخطاب مع بنیان من ھو مسرف مرتاب وحضرت عثمان کامل الحیاء والایمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم والغفران کو نعوذ باللہ من ذالک کافر و منافق کہہ کر انکی ہر طرح سے توہین کرے تو بموجب حکم آیات قرآن شریف و احادیث نبوی علیہ السلام مفصلہ ذیل بلا شک زمرہ اہل اسلام سے خارج ہے (آیت نمبر ایک پارہ ۲۶ سورہ انا فتحنا کا رکوع ۱۲

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ الخ۔ تاکہ غصہ میں لاوے بسبب ان اصحاب کے کافروں کو یعنی ان اصحاب پر غصہ کرنے والے اور انکے نام پر جلنے والے اور حسد کرنیوالے کافر ہیں (آئت نمبر۲ سورۃ توبہ پارہ گیارہواں کا رکوع دوئم) وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ترجمہ اور وہ لوگ جو تابعدار ہوئے مہاجرین و انصار کے ساتھ نیکی کی راضی ہوا اللہ انسے اور راضی ہوئے وہ اللہ سے پس اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ تابعدار صحابہ کا خدا سے راضی ہے اور خدا اس سے راضی ہے۔ اور منکر انکے اتباع و ایمان کا منکر قرآن شریف کا ہے وانکار قرآن کفر ہے۔ (آیت نمبر۳ سورہ حدید کا رکوع اول پارہ ۲۷) وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ترجمہ ہر ایک کو یعنی تمام صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے اچھا وعدہ دیا ہے۔ اس آیت سے بھی بخوبی واضح ہوا کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ کا انکاری خدا ہی کو جھوٹا جاننے والا ہے۔ پس خداوند کریم کو جھوٹا جاننے والے کا بھی حال اظہر من الشمس ہے۔ (حدیث نمبر۱) مَنْ لَّمْ يُوَقِّرْ اَصْحَابِيْ لَمْ يُؤْمِنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ترجمہ جسنے صحابہ کی تعظیم و توقیر نہیں کی اوسنے رسول ہی کو نہیں مانا۔ پس اس حدیث سے بھی روشن ہوگیا کہ صحابہ کی تعظیم نہ کرنے والا محمد الرسول صلی اللہ ہی پر ایمان نہیں لاتا وہ خود امت محمدیہ سے خارج ہے (حدیث نمبر۲) مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ خلاصہ ترجمہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کی دوستی میری دوستی ہے اور انکی دشمنی میری دشمنی اور اونکی تکلیف و رنج میری تکلیف و رنج ہیں اور جسنے مجھکو رنجدی اوسنے اللہ ہی کو رنج دی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول کو رنج دیتے ہیں۔ انکو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ملعون کہا ہے پس اس آیت و حدیث سے مبین

ہوگیا ہے کہ اصحاب سے بغض رکھنے والا ہر دو جہان میں ملعون ہے۔ پس ایسے شخص کے ملعون اور مرتد اور کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ لہذا ازمرا اہل اسلام ایسے لوگو کے ساتھ بارشاد رب العباد وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کے اجتناب کلی کھانے پینے اور نشست و برخاست سے کریں کیونکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

فی روایۃ انس رض قال رسول اللہ ان اللہ عزوجل اختارنی واختار لی اصحابی فجعلہم انصاری وجعلہم اصہاری وانہ سیجیئ فی اٰخر الزمان قوم ینقصونہم الا فلا تواکلوہم الا فلا تشاربوہم الا فلا تناکحوہم الا فلا تصلوا علیہم علیہم اللعنۃ ترجمہ حضرت انس رض نے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے مجھکو برگزیدہ فرمایا اور میرے واسطے میرے یاروں کو برگزیدہ فرمایا اور انکو میرا مددگار بنایا اور بعض کے ساتھ میرا رشتہ بنایا آخر زمانہ میں ایک گروہ پیدا ہوگا جو صحابہ کا رتبہ کم کریگا پس خبردار ہو انکے ساتھ کھانے پینے میں شامل نہ ہو اور خبردار ہو انکے ساتھ مناکحت نہ کرو اور خبردار ہو انکے ساتھ نماز نہ پڑھو اور خبردار ہو انکے جنازہ کی نماز نہ پڑھو انپر خدا کی لعنت وارد ہوتی ہے اور وہ رحمت پروردگار سے محروم ہیں۔

محمد سعید باجڑوی

ضمیمہ تحفہ شیعہ

در رد رسالہ اصلاح اہل تشیع نمبر ۳ جلد ۱۳

از مولوی حافظ محمد سلطان صاحب سیالکوٹی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ وعلی تابعی صفیہ۔ اما بعد پس واضح ہو

کہ میاں اسمٰعیل جدید شیعی فنڈری نے ایک مضمون سراسر کذب و بہتان اور خلاف واقع رسالہ اصلاح میں ارجواہل تشیع کی طرف سے ماہ بماہ موضع کجھوہ ضلع سارن سے شائع ہوتا رہتا ہے اور مصرعہ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ کا مصداق ہے کیونکہ وہ فی الحقیقت اصلاح نہیں بلکہ افساد ہے۔ وجہ یہ کہ اسمیں صحابہ کبار خصوصا اصحاب ثلاثہ بالخصوص شیخین کی توہین کا اور اہل سنت والجماعت کی دل آزاری کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ بہ عنوان نذر جی مناظرہ فنڈر طبع کرا کر شائع کرایا ہے۔ پس اُسکے دروغوں کے اظہار کی تو اس مختصر ضمیمہ میں گنجائش نہیں۔ وہ تو پھر انشاء اللہ تعالے اگر خدا تعالیٰ کو منظور اور شائقین کا شوق اُسکے متعلق محسوس ہوا اور توفیق ربانی غیبی اور تائید سبحانی لاریبی شامل حال ہوئی تو یہ بندہ مستقل رسالہ کی صورت میں لکھکر ہدیہ ناظرین کریگا بالفعل اسکا ایک جھوٹ مشت نمونہ خروار کے طور پر پبلک کی آگاہی کے لئے اسجگہ حوالہ قلم کیا جاتا ہے وہو ہذا۔

قول میاں اسمٰعیل جدید شیعی فنڈری ۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ کو بوقت صبح شیخ کریم اللہ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ ہر دو بخشی صاحبان مذکوران نے جناب مولینا سید صاحب موصوف رباقر علی شیعی) کے پاس آکر دریافت کیا کہ مناظرہ کس وقت ہوگا۔ تو مولینا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ابھی تک تو جانب ثانی شرائط متفقہ منصف شرط تقرری ثالثان سے گریز کر رہے ہیں اور ایسے ہی شرط غالب مغلوب سے بھی۔ پھر مولینا صاحب نے ہر دو خط یعنی اسمٰعیل شاہ اور مولوی نور اللہ شاہ صاحب کا اسسٹنٹ صاحب کو دکھا کر سمجھا دیا کہ شرائط مسلمہ فریقین ابھی تک قایم نہیں ہوئیں جب قایم ہو جاویں تو پھر مناظرہ جسوقت چاہیں شروع کر دیویں۔ جب دونو خط اسسٹنٹ صاحب نے دیکھ لئے تو کہا کہ بیشک شرائط مسلمہ قایم نہیں ہوئیں۔ پھر ہر دو خط مذکورہ اسسٹنٹ صاحب نے لے لئے اور کہا کہ میں اُن لوگوں کے پاس جاتا ہوں اور اُنسے تصفیہ کر کے آپکے پاس آتا ہوں۔ پھر اسسٹنٹ صاحب نے کہلا بھیجا کہ جانب ثانی بلا تعین شرائط اپنی کتابوں

کو لیکر میدان مناظرہ میں چلے گئے ہیں اب جو فریقین میں سے میدان مناظرہ میں نہ آئیگا تو
سمجھا جائیگا کہ وہ گریز کر رہا ہے۔ اسپر جناب مولینا صاحب بھی مع کتب جو قریباً پانچ بکس تھیں
میدان مناظرہ میں پہنچگئے۔ کتابیں بالمقابل فریقین لگا دیگئیں۔ اور آپ کرسی پر جلوہ نما
ہوئے۔ اسوقت بمواجہ اہلکاران ریاست مولینا نے فرمایا کہ آپکو اور ہمارے فریق ثانی کو
بخوبی معلوم ہے کہ کل سے ہم شرائط مسلمہ فریقین کیلئے تقاضا کر رہے ہیں۔ تاکہ شرائط اور ثالث کے
معین ہونے پر مناظرہ کا نتیجہ صحیح اور مفید پیدا ہو۔ مگر فریق مخالف نے کسی طرح طے نہیں کیا اسواسطے
پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ اب بھی قبل از مناظرہ اگر زیادہ نہیں تو ثالثوں اور غالب مغلوب کی
نسبت کوئی شرط قایم کریں۔ تاکہ حاضر اور غایب کو نفع رساں ہو۔ جسکے جواب میں حافظ محمد سلطان
صاحب نے جوابدیا کہ ہمکو ثالثوں کے مقرر کرنیکی کوئی ضرورت نہیں۔ اور ایسا ہی غالب اور مغلوب
کی شرط کی بھی ضرورت نہیں۔ پبلک خود قیاس کر لیگی۔ جسپر مولینا صاحب نے فرمایا کہ پھر
پبلک میں ہی اہل علم اور اہل خبرہ پر انحصار کیا جاوے اور انکے اسماء قلمبند ہو جاویں جسپر حافظ
صاحب نے کہا کہ ہمکو اسکی بھی ضرورت نہیں۔ ہر کس خود سمجھ لیگا۔ آخر مولوی صاحب نے فرمایا کہ
خیر متنازعہ فیہا مسائل کو تو مقرر کرلو جسپر انہوں نے کہا کہ ہم آگے بھی بالمشافہ دو مسئلے متنازعہ فیہ
مقرر کر چکے ہیں۔ ایک یہ کہ ہم اصحاب ثلاثہ کا ایمان کتب مخالف سے ثابت کرینگے۔ دوسرا
یہ کہ ابوبکرؓ کا فدک کے بارہ میں ظالم اور غاصب ہونا ہماری کتب سے آپ ثابت کرینگے
اور ہم انکا منصف عادل ہونا آپکی کتابوں سے ثابت کرینگے۔ اور پبلک خود بخود نتیجہ نکال
لیگی۔ جسپر مولینا صاحب نے فرمایا کہ آپکی طرف سے کون صاحب تقریر کرینگے۔ حافظ محمد سلطان
صاحب اودھر سے مقرر ہوئے۔

قول احقر العباد بندہ محمد سلطان سیالکوٹی۔ سید اسمعیل جدید شیعی قندھاری نے

اس عبارت میں فخریہ خلاف بیانی سے کام لیکر پبلک کو بڑا دھوکا دیا ہے۔ اور سفید جھوٹ بولا ہے
اور دروغ گوئم بر روئے تو کا زینہ ہو لیا ہے۔ اور شرائط منزوکہ اور مرجمہ کو شرائط متفقہ مسلمہ بنا یا
اور جو شرائط بالاتفاق طے شدہ ٹھہرایا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ [illegible]

اور شرط غالب مغلوب کیلئے کوئی معیار مقرر کرنے کے قایم کرنیسے گریز کرنا ہم لوگونکے ذمہ لگایا ہے
اور ہردو شرط مذکورہ کو منجملہ شروط متفقہ مسلمہ اپنے بیان کیا ہے حالانکہ وہ دونو منجملہ شروط متروکہ
مرمیہ ہیں کیونکہ اصل حقیقت حال اس پر دال ہے کہ پہلے مناظرے سے گریز کرنیکے بعد جسکا
مختصر حال ابتدائیہ تحفہ شیعہ میں درج ہے اول جدید شیعی صاحب نے ایک خط بنام مولوی نور احمد
شاہ صاحب ارسال کیا جسمیں مسایل متنازعہ فیہا کے تعین کی نسبت استفسار درج تھا اور
اسمیں چند شرایط کو جنمیں ہردو شروط مذکورہ بالا بھی داخل تھیں لکھکر انکے قایم کرنے کی درخواست
کیگئی تھی پس اس رقعہ کے آتے ہی حضرت مولینا موصوف صاحب نے اس بندہ کو مخاطب کرکے
فرمایا کہ اس رقعہ کو سنکر جو جواب اسکا مناسب ہو وہ آپ حضور تحریر کراکر فریق مخالف کی طرف
ارسال فرماویں پس اس احقر نے اس رقعہ کو سنکر اسکا جواب تسطیر کی قید میں لاکر اسکی طرف
روانہ کردیا اسمیں قلمی کیا گیا کہ مسایل متنازعہ فیہا وہی دو ہیں جنکا تقرر بالمشافہ ہو چکا ہے یعنی
امام اصحاب ثلاثہ کے ایمان و کفر کی تحقیق (۲) فدک کے مقدمہ میں گفتگو اور اسکی جملہ شرایط پیش
کردہ ہیں سے شرط تقرری ثالثان اور غالب اور مغلوب کی شرط کو غیر ضروری اور متعسر الحصول سمجھکر
مرمیہ اور باقی شروط کو مسلم کیا گیا پس جب وہ تحریر اسکے پاس پہنچی تو وہ بنفس نفیس معہ چند
ہمشیران و معاونان خود مثل قطب الدین و غضنفر علی وغیرہ شیعہ صاحبان ہم لوگوں کے
پاس آکر بابت تقرری ثالثان و شرط غالب مغلوب کے گفتگو شروع کی اول تو بندہ نے انکا غیر
ضروری اور متعسر الحصول ہونا بادلایل بیان کیا مگر انکے اصرار پر بندہ نے کہا کہ آپ لوگ اس
مقدمہ میں کس کس کو ثالث مقرر کرنا چاہتے ہیں اور غالب مغلوب کی نسبت کیا رائے ہے انہوں
نے کہا کہ ہم ایک پنڈت صاحب ساکن جموں کو ثالث معین کرنا چاہتے ہیں اور غالب مغلوب
کی نسبت یہ رائے ہے کہ مغلوب کو چاہئے کہ غالب کا مذہب اختیار کرے پس بندہ نے
انکے ثالث پیش کردہ کی بابت کہا کہ ہم کو پنڈت صاحب مذکور کا حال معلوم نہیں کہ وہ متدین
ہیں یا غیر متدین پس اول ہمارے ساتھ شہر جموں میں چلو اگر ہم اسکو متدین خیر طرفدار پاوینگے
تو ہم انکی ثالثی [illegible] منظور کرینگے مگر آپ کو ہمارے ساتھ سیالکوٹ میں بھی جانا پڑیگا کیونکہ ہم بھی [illegible]

اپنی طرف سے ایک ثالث مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ پس بغیر تحقیق حال اسکے کہ آپ لوگ اُسکو
کب منظور فرمائینگے اور جو مغلوب کی بابت آپ نے کہا ہے۔ کہ اسکو غالب کا مذہب اختیار
کرنا ہوگا وہ بندہ کو منظور ہے۔ مگر اسکے وثوق کیلئے کیا صورت ہونی چاہیئے۔ تاکہ بعد میں مغلوب
اپنے قول سے مفرور نہ ہوجاوے پس اوسکے جواب میں اُنہوں نے کہا کہ پھر جانے والیکو
مبلغ پچاس روپیہ ۵۰ جرمانہ کے طور پر ادا کرنے لازم ہونگے اسکے جواب میں بندہ نے کہا کہ یہ
رقم قلیل ہے اس میں پھرنے والیکو کم تکلیف متصور ہے بلکہ یوں چاہیئے کہ اگر بندہ مغلوب
ہوجاویگا تو اپنی حویلی جو قیمتی چار ہزار روپیہ کی ہے۔ شیعہ لوگوں کے حوالہ کردیگا۔ اور اگر
آپ مغلوب ہوجاوینگے تو آپ لوگونکو بھی اسیقدر اہلسنت والجماعت کو دینا لازم ہوگا۔
پس چاہیئے کہ کوئی جایداد قیمتی بقدر مذکور دکھا کر اور اس بندہ کی جایداد دیکھکر جانبین سے
وثیقے تحریر ہونے چاہئیں۔ پس جب اس احقر نے یہ بیان کیا۔ تو انہوں نے اپنی عسرت
حصول میں آنیکی دقت کو محسوس کرکے انکی ترمیم کو تسلیم کرلیا۔ اور سوائے ان دو شرطوں کے
باقی شروط پیش کردہ کی تفصیل جنکی آگے آویگی قائم کرنیکو مشروط کرکے بندہ کی تحریر کو قبول
کرلیا۔ اور اسکے آخر میں سید اسمعیل شاہ نے لکھدیا کہ اگر میں ۲۶ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ کو [illegible] اپنے
مناظرہ کے حاضر نہونگا تو مبلغ سو روپیہ ۱۰۰ بطور جرمانہ بھر دونگا اور اس تحریر کے پختہ کرنیکی غرض سے
اُسپر سید اسمعیل شاہ کا انگوٹھا ثبت کرایا گیا۔ چنانچہ وہ تحریر بجنسہ اس بندہ کے پاس موجود
ہے جسکو اس بیان میں شک ہو۔ وہ اپنا شک دور کرنے کیلئے بیشک اس بندہ کے پاس آکر
ملاحظہ کرلے پس اس ساختہ پرداختہ کے بعد عین مناظرہ کے موقع پر یہ طے شدہ بابت تنازع
بحث کرنا مناظرہ سے گریز کرنا اور مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد کا مصداق بننا
نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر چالاکی اور ہوشیاری سے "اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" پر عمل کرکے
گریز کو جانب ثانی یعنے اہل سنت والجماعت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے سبحان اللہ عجب
یہ ہیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ در اصل بات یہ ہے کہ جب ہم فریقین پچیس محرم ۱۳۲۲ھ
کو موضع ضندہ میں داخل ہوئے۔ اسیوقت سے شیعہ صاحبان نے مناظرہ کے عدم وقوع کیلئے

حیلہ جوئی اور بہانہ سازی شروع کردی اور چاہتے تھے۔ کہ مناظرہ کیسی طرح ٹل جاوے جیسا کہ وہ
ایکدفعہ اس سے پہلے یہ کارروائی کرچکے تھے۔ چنانچہ ۶ محرم کو جو یوم مناظرہ کا روز تھا۔ جب
اسسٹنٹ صاحب اور بخشی صاحبوں نے کہا کہ چلو مناظرے کے لئے۔ کیونکہ فریق ثانی انکو
بلاتے ہیں۔ تب انہوں نے شرائط مسلمہ کے نہ قایم کرنے کو ہمارے ذمے لگا کر اسکو اپنی شکست
کی ٹٹی بنایا۔ اور اسکی آڑ میں پناہ لینی شروع کی۔ مگر جب ہمنے میدان مناظرہ میں مناظرے کا
علم جا گاڑا۔ اور انکو بار بار بلایا۔ تو بعد مجبوری و لاچاری میدان میں آئے۔ مگر پھر وہی رونا
رونا شروع کیا یعنی مولوی باقر علیصاحب نے فرمایا کہ پہلے شرائط اور مسائل متنازعہ فیہا کا تقرر کر
لینا چاہیے پھر مناظرہ شروع کرنا چاہیے جسمیں تقرر ثالثان اور غالب مغلوب کی نسبت کوئی شرط پہلے تحریر قایم کر لینی
چاہیے۔ تسپر بندہ نے کہا کہ یہ سب باتیں طے ہو کر قلمبند ہو چکی ہیں۔ اب مناظرے کا وقت
ہے نہ فضول باتوں کا معلوم کر لینا چاہیے کہ اگر مولوی باقر علیصاحب یہ عذر پیش کریں کہ ہمیں
نے تو ان باتوں کو طے نہیں کیا تھا تو یہ عذر انکا چند وجوہ سے مخدوش فیہ ہے اور قابل پذیرائی
عقلا و علما نہیں ہے۔ اولاً یہ کہ کیوں انہوں نے شروط متروکہ مرقومہ کو متفقہ مسلمہ شروط
کہا ہے۔ ثانیاً یہ کہ جو باتیں انکے موکل ہوشیار مثل فتح علی شاہ ساکن بڈھیاں قاضیاں و
منظر حق ساکن مسوارہ و سید اسمعیل شاہ وغیرہ بعد قیل و قال بسیار و تکرار بیشمار طے کر چکے تھے
انہیں انکو جو وکیل ہیں انکی طرف سے حق نہیں پہونچتا تھا کہ پھر قیل و قال شروع کردیں کیونکہ جس بات
کو موکل منظور کرلے وکیل اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ اگر کرے تو بیوقوف سمجھا جاتا ہے۔
ثالثاً یہ کہ اگر انکو اپنے موکلوں کا ساختہ پرداختہ منظور نہیں تھا تو انکو بٹالہ سے موضع ننڈر
میں مناظرہ کیلئے قدم رنجہ فرمانا نہ چاہیے تھا۔ بلکہ جب وہ انکو مناظرے کیلئے مقرر کرنے کیواسطے
ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اسوقت انہوں نے انکو کہنا چاہیے تھا کہ ان دستاویزوں
ہیں جو کارروائی تم قلمبند کر چکے ہو اسپر مجھکو مناظرہ کرنا منظور نہیں۔ اور اگر مولوی صاحب کا
یہ عذر ہو کہ ہمیں نے ان دستاویزوں کو نہیں دیکھا تھا تو یہ عذر بھی انکا قرین قیاس اور قریب
عقل نہیں ہے۔ کیونکہ اکثر اور اغلب ہے۔ کہ جب کوئی کسی موکل کا وکیل بنتا ہے تو وہ اپنے موکل

کی دستاویزوں کو دیکھکر اور اسکا اظہار سنکر بنتا ہے۔ پس مولوی صاحب کا حال دو شق سے خالی نہیں یا نہیں سمجھا اگر یہ تو انکے تبحر علمی سے بہت دور ہے اور یہ سوئے ظنی ہرگز ہم انکی نسبت نہیں کر سکتے یا انہوں نے تجاہل عارفانہ کر کے طے شدہ بات کو پھر محل نزاع میں لا کر مناظرہ کو ٹالنا چاہا اور قابل تسلیم بھی یہی بات ہے اور مسائل متنازعہ فیہا کے تقرر کی بابت عین وقت مناظرہ میں انکا سوال کرنا بھی اسی شق کے ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انکے تقرر میں تو کسی طرح کا شک باقی نہ تھا اور نہ کسی فریق کو انکی نسبت [illegible] رد تھا چنانچہ اس دعوے پر تقریر بالا اور عبارت دستاویزات مذکورہ جنکی نقول ذیل میں لکھی جاتی ہیں، شاہد عادل ہیں۔

نقل رقعہ سید اسمعیل شاہ مطابق اصل۔ مجمع حسنات بیکراں معدن جود و احسان مولوی نور اللہ شاہ جی بعد از تبلیغ احکام مسنون خیر الانام ملتجی ہوں کہ آنجناب مذہب اثنا عشری کی تکذیب میں قیل و قال و مستعد عناد ہیں لہذا بذریعہ نیاز نامہ ملتجی ہوں برائے نوازش تحریر فرماویں کہ کس مسئلہ پر گفتگو ہوگی (١) کون کونسی کتاب وجہ ثبوت میں پیش ہوگی (٢) فریقین اپنے اپنے مذہب کی مستند کتابوں کی فہرست دیویں (٣) بجز مسئلہ معینہ کے دیگر مقام پر گفتگو نہ ہوگی (٣) غالب مغلوب کی کیا شرط ہوگی (٤) افسر علاقہ سے اجازت لے لیں (٥) و ثالث غیر مذہب ضرور ہونے چاہیئے (٦) خرچ فریقین بذمہ فریقین ہوگا (٧) تاریخ مناظرہ ٦ یا ٢٥ محرم ١٣٤٣ھ مقرر ہونی لازم ہوگی (٩) مناظرے کے وقت آپ خود یا دیگر علما کو بالمقابل مناظرہ کرانا چاہیئیں مجھ فریق کو حق حاصل ہوگا (١٠) ہم فریق مخالف کی کتب فہرست کتب مشمولہ ہذا اہلسنت سے آپکے مسلوں کا بطلان ثابت کرینگے اور آپکو کتب اہلتشیع مندرجہ فہرست مشمولہ سے اصحاب ثلاثہ کا با ایمان ہونا ثابت کرنا لازمی ہوگا۔ جواب سے سرفراز فرماویں۔ مگر یاد رہے کہ ایسا نہو جیسا کہ پہلے عریضہ کا جواب آپنے ابتک نہیں دیا۔ تحریر بتاریخ ۷ ربیع سنہ ١٩٢٦ بکرم مکرر آنکہ شرائط مندرجہ بالا کا پابند آپکو بنا لازمی ہوگا یعنی شرائط آپ اپنے دستخطی تحریر کر کے دستخط تحریر فرماویں تاکہ ہر امر میں آپکو ذمہ وار سمجھا جاوے۔

تحریر صدر بقلم اسمعیل سید اثنا عشری۔

نقل جواب بر تحریر ہذا از طرف بندہ محمد سلطان و مولوی نور اللہ شاہ مطابق اصل۔

سیادۃ پناہ نجابت دستگاہ میاں اسمٰعیل پر بعد تبلیغ احکام مسنون خیر الانام واضح و لائح ہو کہ رقعہ

نمبر ۹ مولوی صاحب نے فریقین کی دستاویزوں کا مطلب نہیں سمجھا۔

موصول ہوا اسکے مطالعہ سے کوائف مندرجہ پر آگاہی حاصل ہوئی۔ پس اسکے جواب میں تعلمی ہے کہ مسائل
متنازع فیہا کا تصفیہ بالمشافہہ ہوچکا ہے یعنی جو ہیں (۱) اصحاب ثلاثہ کا کفر و ایمان یعنی آپ انکا کفر
ثابت کرینگے اور ہم انکا ایمان اور انکو کافر کہنے والیکو مردود ثابت کرینگے (۲) آپ حضرت صدیق
ابوبکر صدیق رض کو در مقدمہ فدک غاصب اور ظالم ثابت کرینگے۔ اور ہم انکو منصف اور عملول الرطابق
حکم و عمل رسول صلعم سے اسمیں فیصلہ کرنیوالے پایہ ثبوت کو پہنچا دینگے اور ہر فریق کو محل استدلال میں
آیات قرآن مجید اور حوالجات کتب مخالف پیش کرنی ہونگی اور ہر فریق کا [illegible] ہوگا۔ کہ کتب معتبر فریق
مخالف اپنے مذہب کے فریق مخالف کو اپنے پاس سے دیوے اور جو جناب نے سوال کیا ہے کہ
وجہ ثبوت میں کون کونسی کتاب پیش ہوگی یہ سوال آپکا ٹھیک نہیں اور حصر نا مناسب ہے بلکہ
ہر فریق کو اختیار ہوگا کہ جس کتاب فریق مخالف سے چاہے حوالہ دیدے۔ ہاں فریق ثانی کا حق ہوگا کہ
بادلیل کہدے کہ یہ کتاب ہمارے مذہب کی نہیں ہے یا مگر تم نے جو سمجھا اسکا مطلب بیان کیا ہے
یہ اسکا مطلب نہیں نمبر ۳ کا جواب یہ ہے کہ غالب مغلوب کی شرط قید میں لانی بے سود ہے پبلک
وقت پر خود دیکھ لیگی اور آپکا فرمانا کہ اس علاقہ کے افسر کی اجازت لینی ضرور ہوگی بجا ہے
اور آپکا ارشاد دو ثالث غیر مذہب ضرور ہونے چاہیئے بیجا ہے۔ کیونکہ غیر مذہب والونکو دوسرے مذہب
کی حقیقت کماینبغی کسطرح معلوم ہوسکتی ہے۔ اور غیر مذہب والونکو حاضر ہونا بھی اشکال سے
خالی نہیں۔ اور خرچ و تاریخ کی بابت جو آپ نے مرقوم کیا ہے وہ ہمکو منظور ہے۔ فقط

والسلام علی من اتبع الہدے۔

راقمان مسکین بندہ حافظ محمد سلطان و سید نور اللہ شاہ باجازت چنبہاں شاہ حنفی ساکن منڈر۔
چنبہاں شاہ بقلم خود

یہ نقل جس رقعہ کی ہے اسکا اصل ہم کو پہونچ گیا۔

بقلم سید اسمٰعیل اثنا عشری از منڈر۔

جو فریق حاضر تاریخ مقررہ پر نہوگا معہ مناظر تو صد روپیہ بطور ہرجانہ دیگا اگر نہ دیگا تو فریق ثانی
بذریعہ عدالت وصول کرنیکا مجاز ہوگا۔ دستخط سید اسمٰعیل اثنا عشری از منڈر۔
دیکھو ہماری جوابی تحریر کا مضمون جسمیں تقرری ثالثان اور غالب مغلوب والی شرط کو غیر ضروری

وغیر مفید وغیر مناسب ہونا بیان کرکے انکی ترمیم اور انکو موقوف کردینا درج ہے۔ اگر انکو
منظور ومقبول نہوتا تو کیوں میاں اسمٰعیل بمشورہ باقی شیعہ صاحبان اپنے معاونین کے
اسپر اپنا انگوٹھا لگادیتا۔ اور کیوں اسکے آخیر میں لکھدیتا۔ کہ اگر ہم بموجب مناظرہ اپنے کے تاریخ
مقررہ پر حاضر نہوئے تو مبلغ سو روپیہ بطور ہرجانہ کے بھر دونگا۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ مولوی
باقر علیہ ماحب کے فرمانے [illegible] افسران دنو بھی سب لوگ بھی سے اہل علم اور اہل خبرہ پر انحصار کیا جاوے
سے اس احقر کو [illegible] نہیں تہا بلکہ یہ تو بندہ کا عین مطلب تہا۔ انکار تھا تو اس سے تھا جو انہوں
نے فرمایا تھا کہ تم انکے اسماء قلمبند کیے جاویں۔ کیونکہ یہ بھی ایک حیلہ مناظرہ کو ٹال دینے کا
تہا کیونکہ صاحبان [illegible] انتخاب کیوقت احتمال بلکہ ظن غالب تھا۔ کہ جانبین میں تنازع شروع
ہوکر شور برپا ہوجاوے۔ اور افسران پولیس مناظرہ کو موقوف کردیویں۔ بندہ اسکو تاڑ گیا تھا۔
لہذا انکار کیا تہا۔ نقل فہرست کتب مطلوبہ اہل تشیع از اہل سنت یعنی وہ کتابیں جو شیعہ
صاحبوں نے اہلسنت کے مذہب کی اہلسنت سے طلب کی تہیں تاکہ وہ مسائل متنازعہ فیہا کا
ثبوت مناظرہ کیوقت اُنسے پیش کریں ۞

تفسیر کبیر۔ تفسیر معالم التنزیل۔ تفسیر بیضاوی۔ تفسیر امام حسن عسکری۔ تاریخ ابو الفدا۔ غنیۃ الطالبین
ازالۃ الخفا۔ روضۃ الاحباب۔ تحفہ اثنا عشری۔ تفسیر جلال الدین سیوطی۔ کنز الدقائق کلاں۔ سوجیت نامہ
مطبوعہ شاہ عبد الحق دہلوی۔ فتاوی قاضیخاں۔ ہدایہ۔ نہایہ۔ صواعق محرقہ۔ شرح بخاری۔ فتاوی عالمگیری۔
مدارج النبوۃ۔ معارج۔ شواہد۔ شواہد النبوۃ۔ الزام النواصب۔ ابن تیمیہ رد روافض۔ فتاوی برہنہ۔ بحر الرائق
حبیب السیر صاحب کتاب اربعین مناقب جلال الدین سیوطی۔ ملل و نحل۔ شرح مواقف۔ انسان العیون۔ سبط ابن
جوزی۔ مدارج النبوۃ۔ مطاعن ابوبکر۔ مختصر خطیب بغدادی۔ تاریخ واقدی۔ تاریخ طبری۔ تاریخ بلاذری۔
کنز العمال۔ صحیح۔ منتہا الارب۔ مشکوٰۃ۔ فقہ اکبر۔ صحاح ستہ۔ نہج البلاغت۔ قرآن مجید سوائے ان
کتابوں کے جو فہرست میں درج ہیں اور کتاب ثبوت میں پیش نہوگی۔ دستخط سید اسمٰعیل اثنا عشری ۔
ناظرین با تمکین پر واضح ہو کہ اس فہرست کا اصل جسکی یہ نقل ہے مع انگوٹھا میاں اسمٰعیل ہم لوگوں کے
پاس موجود ہے طالب دیکھ سکتا ہے اور جو لفظی اور معنوی غلطیاں اسمیں پائی جاتی ہیں انکی تقییم کا

مبلغ علم پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے اسکی لفظی غلطیوں کے بیان کرنیکی تو یہاں چنداں حاجت نہیں کیونکہ وہ ہر
ہیں اسکی معنوی غلطیوں کا کچھ نمونہ بیان فیلبہ کتابت میں لایا جاتا ہے (۱) کنز الدقائق کا ہمیں پیش کرنا کیونکہ
اسکو مسائل متنازع فیہا سے کچھ لگاؤ نہیں (۲) نہج البلاغۃ کو جو شیعہ مذہب کی کتاب ہے ہم سے لکھکر ہم لوگوں سے
طلب کرنا چہ معنی دارد کیونکہ وہ مطبوعہ اہلسنت بھی نہ مطبوعہ بالطبع (۳) صاحب کتاب اربعین کا لفظ ہمیں
تحریر کرنا کیونکہ کتاب اربعین کا حاضر کرنا تو ممکن تھا صاحب کتاب اربعین کو [illegible] دفن کرکے اور قبر سے
نکالکر ہم لوگ کب لا سکتے تھے (۴) سبط ابن جوزی لکھکر ہم سے طلب کرنا کیونکہ [illegible] باپ پوتے کو
کہتے ہیں پس پوتا ابن جوزی کا اسکی قبر کو کھود کر ہم کب لا سکتے تھے اصل میں کتاب کا نام سیرت سبط
ابن جوزی ہے مگر شیعہ لوگوں کو سبط ابن جوزی اور سیرت سبط ابن جوزی میں بھی کچھ تمیز نہ ہوئی [illegible]
اور غلطیاں بھی بہت ہیں نقل فہرست کتب مطلوبہ اہلسنت والجماعت از اہل تشیع یعنی وہ کتابیں
اہل تشیع کے مذہب کی شیعہ لوگوں نے بہ مناظرہ کیوقت اہلسنت والجماعت کو دینی بالمجرب طلب کرنے انکے لازم تھیں۔
نہج البلاغۃ تفسیر صافی تفسیر مجمع البیان بحر المناقب۔ وصیتنامہ بخسابر اصول اربعہ مذہب شیعہ کتاب الخصال
کشف الغمہ منہج السالکین تفسیر بیان الانبیاء تفسیر خلاصۃ المنہج مجالس المومنین صحیفہ کامل مجالس السالکین اظہار الحق
نہج الکرامہ فصول جامع الاخبار شرح تجرید جامع عباسی قرآن مجید یہ نقل مطابق اصل ہے۔
مخلوق خدا پر روشن و ہویدا ہو کہ ہمارے جوابی رقعہ کو لے لینے کے بعد شیعہ لوگوں کا فہرست مذکور کو لکھکر بھیجدینا اور فہرست
مذکا ہم کیسا روشن دلیل ہے اس دعوی پر کہ شیعہ اہلبیت کے متعلق کوئی متنازع باقی نہیں رہا تھا پس اس تمام کارروائی
کے بعد مولوی صاحب موصوف اور انکے مقلدین کا عین مناظرہ کیوقت پھر انکو محل نزاع میں لانا بین
دلیل ہے اسبات کی کہ وہ مناظرہ کرنا ہرگز نہیں چاہتے تھے اور اس سے صاف گریز کرتے تھے پس یہ خلاف واقعہ
مضمون جو میاں اسمعیل نے رسالہ اصلاح میں طبع کرایا ہے اسپر یعنی میاں اسمعیل پر تو چنداں افسوس نہیں کیونکہ
وہ ایک عامی آدمی ہے کچھ مفتی او پیشوا نہیں ہے۔ کیونکہ اسکے اہلحدیث بیان کرتے ہیں کہ وہ پہلے بڑے شیعی
تھے [illegible] افسوس ہے تو جناب ایڈیٹر اصلاح پر ہے کیونکہ وہ مدعی اصلاح ہوکر ایسے فسادی
مضمون کو [illegible] اپنی اخبار مشہور میں جگہ دیکر شائع کردیتے ہیں۔ فقط الراقم المذنب ابو رشید احمد
المسکین محمد عبد الرحمن المدعو محمد سلطان تجاوز عن سیاتہ المحسن امام مسجد گاؤں میر پور [illegible] ضلع سیالکوٹ